02

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
35واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

23 تا 29 رجب المرجب 1447ھ / 13 تا 19 جنوری 2026ء

اس شمارے میں

کچے کے عالمی ڈاکو!

امیر سے ملاقات (46)

وینزویلا کے خلاف
امریکی جارحیت اور پاکستان

پاکستان کی تقدیر،
اسلام سے وابستہ ہے

ہے کون کتنے تیل میں!

رپورٹ سالانہ اجلاس،
انجمن خدام القرآن، لاہور

قرآنی فضا میں زندہ رہیے!

قرآن کی اپنی ایک فضا ہے، جس میں اس کے قاری، اس کے مطالعہ کرنے والے، اس کے مضامین پر غور کرنے والے اور اُس کے ساتھ ساتھ قدم بقدم چلنے والے زندہ رہتے ہیں۔ یہ فضا محض اس کا درس وتدریس اور قراءت ومطالعہ نہیں ہے، قرآنی فضا میں زندہ رہنے سے ہماری مراد یہ ہے کہ انسان اس قسم کے احوال وظروف میں زندگی گزارے جس میں کہ قرآن نازل ہوا تھا۔ وہی تحریک ہو، وہی جدوجہد ہو، مخالفت کے طوفانوں سے وہی مقابلہ ہو، معاندین کے ساتھ وہی کشتی ہو، وہی انتظام واہتمام ہو جو اُمتِ مسلمہ کی پہلی صف کے وقت میں تھا۔ یہ جاہلیت جو آج روئے زمین پر محیط ہے اس کے ساتھ وہی مقابلہ ہو جو پہلی جماعت مسلمہ نے کیا تھا۔ قرآنی فضا میں زندگی گزارنے والے کے دل وجان اور حرکت وسکون میں یہی ولولہ ہو کہ اسے اپنے نفس میں اور تمام انسانوں کے قلب وروح میں اسلام کی روح کو پھونکنا ہے، جس طرح پہلی بار جاہلیت سے مقابلہ ہوا تھا، اب ایک بار پھر وہی مقابلہ کرنا ہے، جاہلیت کے ہر تصور، ہر عقیدے، ہر رسم ورواج اور ہر تنظیم کو مٹا کر اس کی جگہ پر زندگی کے ہر انفرادی واجتماعی شعبے میں اسلام کو نافذ کرنا ہے۔ قرآن کا ذوق حاصل کرنے کے لیے اس فضا میں زندہ رہنا اور اس فضا کو برپا کرنا ضروری ہے۔ قرآن کا نزول اس فضا میں ہوا تھا، اور اس کا عمل دخل انہی حالات میں قائم ہوا تھا۔ جو لوگ اس قرآنی فضا میں زندگی نہیں گزارتے، وہ قرآن کے درس وتدریس اور قراءت اور علوم کے خواہ کتنے ہی ماہر ہوں، اور ہر وقت اسی میں غرق رہیں، مگر وہ قرآن سے الگ تھلگ ہیں۔

تفسیر فی ظلال القرآن
سید قطب شہیدؒ

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

الہدیٰ

1166 ڈاکٹر اسرار احمدؒ

گردشِ ایام کے تناظر میں اچھے، بُرے ہر حال میں رب سے راضی رہنا

سُورۃُ الرُّوم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 36 تا 38

وَ اِذَاۤ اَذَقۡنَا النَّاسَ رَحۡمَۃً فَرِحُوۡا بِہَا ؕ وَ اِنۡ تُصِبۡہُمۡ سَیِّئَۃٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡہِمۡ اِذَا ہُمۡ یَقۡنَطُوۡنَ ﴿۳۶﴾ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّ اللّٰہَ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰی حَقَّہٗ وَ الۡمِسۡکِیۡنَ وَ ابۡنَ السَّبِیۡلِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَ اللّٰہِ ۫ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۳۸﴾

آیت: ۳۶ ﴿وَ اِذَاۤ اَذَقۡنَا النَّاسَ رَحۡمَۃً فَرِحُوۡا بِہَا ؕ﴾ ’’اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر اترانے لگتے ہیں۔‘‘

﴿وَ اِنۡ تُصِبۡہُمۡ سَیِّئَۃٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡہِمۡ اِذَا ہُمۡ یَقۡنَطُوۡنَ ﴿۳۶﴾﴾ ’’اور اگر اُن پر کوئی مصیبت آجاتی ہے، اُن کے اپنے ہاتھوں کی کمائی کے سبب‘ تو جبھی وہ آس توڑ دیتے ہیں۔‘‘

موافق حالات میں تو یہ لوگ اپنی کامیابیوں پر پھولے نہیں سماتے‘ لیکن اگر اُن کے اپنے ہی کرتوتوں کے سبب کبھی اُن پر برا وقت آجاتا ہے تو مایوسی سے گویا اُن کی کمر ہی ٹوٹ جاتی ہے۔

آیت: ۳۷ ﴿اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّ اللّٰہَ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ ؕ﴾ ’’کیا وہ دیکھتے نہیں کہ اللہ ہی کشادہ کرتا ہے رزق جس کے لیے چاہتا ہے اور نپا تُلا دیتا ہے (جسے چاہتا ہے)۔‘‘

﴿اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۷﴾﴾ ’’یقیناً اس میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔‘‘

آیت: ۳۸ ﴿فَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰی حَقَّہٗ وَ الۡمِسۡکِیۡنَ وَ ابۡنَ السَّبِیۡلِ ؕ﴾ ’’تو قرابت داروں‘ مسکینوں اور مسافروں کو اُن کا حق دو۔‘‘

﴿ذٰلِکَ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَ اللّٰہِ ۫ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۳۸﴾﴾ یہی بہتر روش ہے اُن لوگوں کے لیے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں‘ اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔‘‘

انصاف کرنے والا حکمران

درسِ حدیث

قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللّٰہِ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ وَاَدۡنَاھُمۡ مِنۡہُ مَجۡلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاَبۡغَضَ النَّاسِ اِلَى اللّٰہِ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ وَاَبۡعَدَھُمۡ مِنۡہُ مَجۡلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ)) (رواہ الترمذی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں سب سے زیادہ محبوب اور اس کی بارگاہ میں سب سے زیادہ مقرب انصاف (عدل) کرنے والا حکمران ہوگا اور اُس دن اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور اس کی بارگاہِ عالی سے سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہوگا۔‘‘

تشریح: مطلب یہ ہے کہ روزِ قیامت انصاف (عدل) کے ساتھ حکومت کرنے والے حاکم کو اللہ جلّ شانہ کا قرب حاصل ہوگا۔ اور اُس دن وہ حاکم بہت ذلیل اور رسوا ہوگا جس نے دنیا میں ظلم‘ ناانصافی اور فساد کے ساتھ حکومت کی ہوگی۔ یہ حدیث مسلمان حکمرانوں کے رویوں اور طرزِ عمل کے حوالے سے انتہائی اہمیت کی حامل اور ہدایت کا سامان ہے۔

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
23 تا 29 رجب المرجب 1447ھ جلد 35
13 تا 19 جنوری 2026ء شمارہ 02
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق
مجلس ادارت: ● فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

رضاء الحق

کچے کے عالمی ڈاکو!

اندرونِ پنجاب اور سندھ کے بعض علاقوں میں وارداتیے 'کچے کے ڈاکوؤں' کے نام سے معروف ہیں۔ ہے تو یہ بدنامی کا استعارہ اور بدترین جرم لیکن کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انتظامیہ کی ملی بھگت کے ساتھ نہ صرف عام شہریوں کو لوٹا جاتا ہے بلکہ یہ سنگ دل مجرم اغواء برائے تاوان اور بھتے کے دھندے میں بھی ملوث ہیں۔ ایسے ہی وارداتیے ڈیڑھ دو دہائیاں قبل خیبر پختونخوا اور کراچی میں بھی پائے جاتے تھے۔ پھر ریاست نے کسی وجہ سے فیصلہ کیا کہ اب عوام کی ان سے جان چھڑائی جائے اور باقاعدہ آپریشن کر کے اِن کا قلع قمع کر دیا گیا۔ ہمارے نزدیک یہ آپریشن آئین وقانون کی بالادستی اور مجرموں کو سزا دینے سے زیادہ سیاسی مفادات پر مبنی تھا۔ بلوچستان میں آج بھی اکثر علاقوں میں رات کو بسوں اور ٹرینوں کا سفر بند ہے کیونکہ راستے میں مسلح ڈاکو لوٹ مار اور قتل وغارت گری کرتے ہیں۔ پنجاب کے میدانی اور شمالی علاقوں کی بات کریں تو وہاں 'پکے' کے ڈاکو ہیں اور یہی حال وفاقی دارالحکومت میں بھی ہے۔ اُن پر کون ہاتھ ڈالے گا؟

ہم نے یہ تمہید اِس لیے باندھی کہ امریکی ڈیلٹا فورس نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے حکم پر دن دہاڑے وینیز ویلا کے صدر نکولاس مادورو کو بیوی سمیت اغواء کر لیا اور اب وہ امریکہ میں اپنے 'جرائم' کے خلاف عدالتی کارروائی کا سامنا کر رہے ہیں۔ سرکاری بیانیہ تو یہ ہے کہ اُن کے دورِ حکومت میں وینیز ویلا سے امریکہ نشہ آور اشیاء بھیجی جاتی تھیں اور وہ دہشت گردوں کو اسلحہ فراہم کرنے کے مرتکب تھے۔ کئی مرتبہ متنبہ کرنے کے باوجود بھی وہ باز نہ آئے تو کارروائی کی گئی۔ لیکن زمینی حقائق دیکھیں تو معاملات اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہیں۔ اوّل تو ٹرمپ امریکہ کا فیصلہ ساز نہیں۔ اصل فیصلے امریکی ڈیپ سٹیٹ کرتی ہے جو درحقیقت عالمی ڈیپ سٹیٹ یعنی نیتن یاہو کے اسرائیل (بہ الفاظ دیگر یہود) کے قبضہ میں ہے۔ جی ہاں! وہی نیتن یاہو جو غزہ کا قصاب بھی ہے، اور بقول اُس کے گریٹر اسرائیل کا قیام اُس کا 'تاریخی' اور 'روحانی' مشن بھی ہے اور گزشتہ 3 برسوں میں وہ غزہ سمیت کم از کم 6 ممالک پر حملے کر چکا ہے۔ غزہ پر اڑھائی برس مسلسل بمباری کر کے میڈیا کی اطلاعات کے مطابق 70,000 فلسطینیوں کو شہید کرنے والا، 150,000 سے زائد کو شدید زخمی کرنے والا، غزہ کے تقریباً 90 فیصد علاقے کو ملبے کا ڈھیر بنانے والا، غزہ میں قحط، شدید سردی میں امداد کو روکنے کو جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے والا، آسٹریلیا میں سڈنی کے علاقے بونڈائی ساحل پر false flag حملہ کروا کر مسلمانوں کو دہشت گرد اور یہود کو معصوم ثابت کرنے کی کوشش کرنے والا اور ساری دنیا کو یہ عملی دھمکی دینے والا کہ اسرائیل کے خلاف احتجاج کرنے اور اُس کے توسیعی منصوبے یعنی گریٹر اسرائیل کے خلاف مظاہروں کی اجازت دینے والوں کا

بدترین حشر کرے گا۔ وہی نیتن یاہو اور اُس کی ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل صومالیہ اور سوڈان میں بھی بدامنی پیدا کرنے کی بالواسطہ یا بلاواسطہ ذمہ دار ہے۔ پھر یہ کہ اُس کی نظرِ بد اہم مسلم ممالک مثلاً ترکیہ، پاکستان، ایران، سعودی عرب پر جمی ہوئی ہے کہ کس طرح اُن کو نقصان پہنچائے اور گریٹر اسرائیل کے قیام کے راستے کی تمام ممکنہ رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔ بدقسمتی سے بعض عرب و دیگر مسلم ممالک اُس کی پراکسی بن چکے ہیں۔ اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے اُسے امریکہ، مودی کے ہندوتوا نواز بھارت اور مغربی یورپ کے اکثر ممالک کی مکمل معاونت حاصل ہے۔

بہرحال بات وینیز ویلا سے شروع ہوئی تھی تو صدر نکولاس مادورو کے چند ناقابلِ معافی جرائم بھی ملاحظہ فرمالیں: (1) فحش نگاری پر مکمل پابندی لگانا۔ (2) اسقاطِ حمل پر پابندی لگانا۔ (3) ہم جنس پرستی پر مکمل پابندی لگانا اور ہر نوع کے ہم جنس پرستوں کی شادی کو حرام قرار دینا۔ (4) جنس کی تبدیلی (ٹرانسجینڈر) بننے پر پابندی لگانا۔ (5) سود پر پابندی لگانا (جو کوئی مسلم ملک نہ کرسکا اور سر بھی شرم سے نہ جھکے!)۔ (6) فلسطینیوں اور غزہ کے مظلوم مسلمانوں کی کُھل کر حمایت اور اسرائیل کی کُھل کر مخالفت کرنا، اُسے ایک نسل پرست ریاست قرار دینا اور اُس کے وحشیانہ اقدامات کو نسل کشی، جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم قرار دینا۔ اتنے 'سنگین' جرائم کا مرتکب بھلا اسرائیلی (نیتن یاہو، ٹرمپ) کے قہر سے بچ سکتا تھا!

وینیز ویلا میں دنیا کے سب سے زیادہ تیل کے ذخائر موجود ہیں اور اُس کے تیل کے بڑے خریداروں میں چین بھی شامل ہے۔ چین انتہائی سمجھدار ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جدید تاریخ میں شاید پہلی مرتبہ امریکہ نے اپنے backyard میں اپنے خلاف نفرت کو دلوں سے نکال کر سڑکوں پر لا کھڑا کیا ہے۔ اسی کو filpping the script کہتے ہیں۔ چین گھیراؤ پالیسی کے جواب میں اب چین کو ٹرمپ کی نااہلی اور قدرت کی مہربانی نے امریکہ گھیراؤ پالیسی کا موقع دے دیا ہے۔ چین پہلے ہی افریقہ میں اپنے قدم مضبوطی سے جما چکا ہے، مشرقِ وسطیٰ میں اُس کا اثر و رسوخ خاطر خواہ ہے اور اُس کا اگلا ہدف لاطینی اور سینٹرل امریکہ کے ممالک کو اپنا حلیف بنانا ہوسکتا ہے۔ باقی عقل مند کے لیے اشارہ ہی کافی ہے۔

وینیز ویلا میں امریکی واردات کے بعد قائم ہونے والی حکومت نے امریکہ کو بڑے پیمانے پر تیل کی فراہمی کی یقین دہانی کرائی ہے۔ رجیم چینج کے اس آپریشن کا ایک مقصد امریکہ کی گرتی ہوئی معیشت کو سہارا دینا تھا۔ جس میں ٹرمپ کسی حد تک کامیاب ہوگیا ہے۔ سونا اور قیمتی دھاتیں بھی اس لاطینی امریکہ کے ملک میں بڑے پیمانے پر موجود ہیں جنہیں جلد امریکہ اپنے قبضہ میں لاسکتا ہے۔ وہی اغواء برائے تاوان! بین الاقوامی قانون صرف کمزور ممالک کے لیے ہے۔ طاقتور ملک جب چاہے اُسے روند ڈالے۔

گریٹر اسرائیل منصوبے کو حتمی شکل دینے سے قبل اسرائیل مشرقِ وسطیٰ میں خطرناک حد تک بدامنی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ ایران کے حالیہ مظاہرے اور فسادات بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہیں۔ پھر یہ کہ پاکستان میں ایک طرف دہشت گردی کروا کر اور دوسری طرف حکومت اور عسکری 'بڑوں' کو رام کر کے اپنا راستہ صاف کرنا چاہتا ہے۔ عرب ممالک بھی شدید خطرے میں ہیں۔ اہم ترین تجارتی رُوٹ اور پانی کی گزرگاہیں بھی نتیجتاً اسرائیل یا اُس کی پراکسی حکومتوں کے قبضہ میں آچکی ہیں۔

اِس صورتِ حال میں بھی کیا مسلم ممالک غفلت کی نیند سے بیدار نہیں ہوں گے؟ دشمن دروازے پر پہنچ کر اُسے توڑ کر اندر داخل ہونے کے درپے ہے۔ اب بھی مسلم ممالک آپس کے اختلافات کو پسِ پشت ڈال کر متحد نہ ہوئے تو دشمن کے لیے تر نوالہ ثابت ہوں گے۔ ✿✿✿

ہفت روزہ ندائے خلافت میں ''ضرورت رشتہ'' کے اشتہار سے متعلق ہدایات

قواعد وضوابط

(1) ندائے خلافت میں بنیادی طور پر رفقاء و رفیقاتِ تنظیم یا ان کے قریبی رشتہ داروں کے ''ضرورت رشتہ'' کے اشتہار شائع کیے جاتے ہیں۔

(2) فی اشتہار 500 روپے ہدیہ وصول کیا جائے گا۔ رقم نقد مکتبہ خدام القرآن، لاہور میں یا بنک اکاؤنٹ (0062871003) مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، دبئی اسلامک بنک، پیکو روڈ لاہور کے ذریعے وصول کی جائے گی۔ رسید مکتبہ کے واٹس ایپ نمبر 0301-1115348 پر Send کریں۔

(3) رفقاء و رفیقات کے قریبی رشتہ داروں مثلاً بیٹا، بیٹی، بہن، بھائی وغیرہ کے ضرورت رشتہ کے لیے بھی یہی اصول اور ریٹ کارفرما ہوگا۔

(4) ایسے خواتین و حضرات جن کو تنظیم کے ذِمّہ داران Recommend کریں، کا اشتہار شائع کیا جائے گا۔

(5) ایسے اشتہارات شائع نہیں کیے جائیں گے جن میں ذات پات کی پابندی یا دنیوی عہدے یا حیثیت کو شرط بنایا گیا ہو۔ نیز اشتہار میں اس بات کا تذکرہ بھی لازماً ہوگا کہ دینی مزاج کے حامل گھرانے سے رشتہ درکار ہے۔

(6) کسی میرج بیورو کا اشتہار شائع نہیں ہوگا۔

(7) اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کرلیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذِمّہ داری قبول نہیں کرے گا۔

1947ء میں قوم نے اس ملک کے قیام کی خاطر عظیم تر قربانیاں پیش کی تھیں کہ یہ نیا ملک اسلامی جمہوریہ ہوگا، مگر 79 سال بعد بھی قوم کے سامنے یہ تلخ سوال کھڑا ہے کہ کیا واقعتاً پاکستان اسلامی یا جمہوریہ ہے؟

تکفیری سوچ کا فائدہ صرف اسلام اور پاکستان کے دشمنوں کو ہوگا جو پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں، اگر پاکستان میں اسلام کا نفاذ ہوگا تو دشمنوں کو یہاں دہشت گردی اور انتشار پھیلانے کا موقع نہیں ملے گا۔

خصوصی پروگرام ''امیر سے ملاقات'' میں

امیرِ تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے رفقائے تنظیم واحباب کے سوالوں کے جوابات

میزبان: آصف حمید

سوال: نیا سال 2026ء شروع ہو چکا ہے۔ اس حوالے سے کچھ بیان کر دیں؟

امیر تنظیم اسلامی: کچھ تصورات ہمیں مغربی معاشروں سے ملے ہیں لہٰذا کارپوریٹ سیکٹر کے لوگوں کی مجبوری ہے کہ مغرب کی نقالی کریں، پھر ایک غلامانہ ذہنیت کا مسئلہ بھی ہے۔ یہ ساری چیزیں جمع ہو جاتی ہیں تو پھر تقاضے آتے ہیں کہ اس کے ری ایکشن میں ہمیں بھی کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے۔ ایک صحافی کالم نگار نے مجھ سے کہا کہ 14 فروری کو مغرب میں ویلنٹائنز ڈے منایا جاتا ہے جو اچھی بات نہیں ہے لہٰذا ہمیں اس کے جواب میں یہ کرنا چاہیے کہ ہر شادی شدہ شخص 14 فروری کو اپنی بیوی کو لے کر ہوٹل جائے اور اکٹھے کھانا کھائیں۔ میں نے کہا اس تکلف کی کیا ضرورت ہے، سال کے 365 دن تمہاری بیگم تمہارے ساتھ ہوتی ہے، صرف 14 فروری کو ہی کیوں ہم نے بیگم کو ساتھ لے کر جانا ہے، اسی طرح سال میں ایک دن ہی مدرز ڈے اور فادرز ڈے کیوں منایا جائے؟ کیا ہر دن ماں کا دن اور باپ کا دن نہیں ہونا چاہیے؟ اسی طرح تقاضا کیا جاتا ہے کہ نئے سال کے آغاز پر مغرب کی نقالی میں جشن منایا جاتا ہے، فائرنگ کی جاتی ہے لہٰذا ہم اس کے جواب میں رات کو 12 بجے قرآن کی تلاوت کریں یا نعت رسول مقبول ﷺ کا اہتمام کریں۔ بھئی تلاوت تو روزانہ کرنی چاہیے، اسلام کا تقاضا ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا ذکر کثرت سے کیا جائے۔ صرف نئے سال کے شروع میں ہی کیوں؟ یہ سب کرنے کے بعد فجر کی نماز میں آپ سوئے رہ گئے تو کیا فائدہ ہوا۔ ہمارا دین ری ایکشنز کی بنیاد پر نہیں بلکہ مضبوط و مدلل بنیادوں پر کھڑا ہے۔ شمسی کیلنڈر کے مطابق نئے سال کا آغاز یکم جنوری سے ہوتا ہے جبکہ قمری کیلنڈر کے مطابق یکم محرم سے ہوتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ قمری کیلنڈر اسلامی ہے۔ حالانکہ سورج اور چاند دونوں ہی اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں۔ البتہ بعض شرعی احکام کا تعلق قمری کیلنڈر سے جڑتا ہے۔ جیسے ماہ رمضان کا آغاز و اختتام، عید الفطر، عید الاضحیٰ، حج کے ایام، زکوٰۃ کا سال، خاتون کی عدت کا معاملہ وغیرہ۔ بحیثیت مسلمان ہمیں صرف وہی کرنا چاہیے جو سنت رسول ﷺ سے ثابت ہے۔ آپ ﷺ ہر نئے ماہ کے آغاز میں چاند دیکھ کر دعا مانگا کرتے تھے:

مرتب: محمد رفیق چودھری

((اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ، وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ، ھِلَالُ وَخَیْرٍ رُشْدٍ)) ''اے اللہ! اس چاند کو ہم پر، امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔ اے اللہ! یہ بھلائی اور ہدایت کا چاند ہو۔''

ان دعاؤں کا اہتمام ہر مہینے کا چاند دیکھ کر ہونا چاہیے، نہ کہ مغرب کی مرعوبیت میں غلامانہ ذہنیت کے ساتھ ہم معاشرے کے چلن کو اپنائیں۔ آج مغرب میں ایک طرف مدرز ڈے اور فادرز ڈے منایا جاتا ہے جبکہ دوسری طرف زنا کے راستے اتنے کھل گئے ہیں کہ باپ کا پتہ ہی نہیں ہوتا کون ہے تو پھر فادرز ڈے منانے کا کیا مقصد؟ مغرب کی نقالی کا بالآخر یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ ہمارے لیے تو ہر دن ہی مدرز ڈے اور فادرز ڈے ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے ماں باپ تمہاری جنت بھی ہیں اور تمہاری جہنم بھی۔'' حدیث میں ہے کہ جب والدین وفات پا جائیں تو تب بھی یہ دعا پڑھنی ہے:

﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾﴾ (بنی اسرائیل) ''اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جیسے کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔''

ہمارا دین فطری اور صاف ستھرا دین ہے۔ اس نے ہمارے انسانی جذبات کا لحاظ رکھا ہے، اس فطری دین کے مطابق ہی ہمیں ہر عمل کرنا چاہیے۔

سوال: 2025ء کو ہم جنگوں کا سال کہہ سکتے ہیں۔ 2026ء میں دنیا کے حالات کیسے ہوں گے۔ خاص طور پر اسرائیل کا کردار کیسا ہوگا اور غزہ کی صورت حال کیا ہوگی؟

امیر تنظیم اسلامی: قرآن حکیم میں ساڑھے پانچ سو سے زیادہ آیات میں موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کا ذکر ہے اور اسی تسلسل میں پھر یہود کی باغیانہ حرکتوں کا تذکرہ بھی قرآن پاک ہمارے سامنے رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈالنا، چند ٹکوں کی خاطر اللہ کی آیات میں تحریف کرنا، خود باتیں گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کرنا، دنیا کی حرص و لالچ، انبیاء کو شہید کرنا اور جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا وغیرہ۔ جیسا کہ سورۃ المائدہ میں ذکر ہے:

﴿فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾﴾

''بس تم اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور جا کر قتال کرو، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔''

اسی طرح یہودیوں کے علاوہ باقی انسانوں کو جنٹائلز اور گوئمز سمجھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ ان پر جتنا بھی ظلم کیا جائے، اس کے بارے میں خدا اُن سے نہیں پوچھے گا۔ قرآن کریم اللہ کا سچا کلام ہے، آج کے لیے بھی اس میں رہنمائی موجود ہے۔ قرآن یہود کی وعدہ خلافیوں اور سرکشیوں کا خاص طور پر ذکر کرتا ہے۔ اس کے بعد بھی کیا ان سے کسی معاہدے کی پاسداری، سیز فائر یا امن کی توقع کی جا سکتی ہے؟ حالیہ معاہدے کے بعد بھی اسرائیل مسلسل اس کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ نہتے فلسطینیوں کی

شہادتوں کا سلسلہ حسب سابق جاری ہے۔ مصر کی سرحد پر ہزاروں فلسطینیوں کے خیمے موجود ہیں، اُن تک امدادی سامان نہیں پہنچنے دیا جا رہا ہے۔ فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی پر نیتن یاہو کھلے الفاظ میں کہتا ہے کہ یہ میرا روحانی مشن ہے۔ یعنی وہ گریٹر اسرائیل کے منصوبے کو آگے بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔ کبھی جنگوں کے ذریعے فلسطینیوں کی زمینوں پر قبضہ کیا گیا، کبھی معاہدوں کی آڑ میں اپنے منصوبے کو آگے بڑھایا گیا اور کبھی مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی سازش کی گئی۔ تاریخ میں تھوڑا پیچھے جائیں تو 1924ء تک خلافت کی وجہ سے عالم اسلام میں ایک مرکزیت قائم تھی جس کا اپنا ایک اثر تھا۔ جب تک خلافت قائم رہی صہیونی فلسطین پر قبضہ نہیں کر سکے۔ بالفور ڈکلریشن کے ذریعے فلسطین پر صہیونی قبضے کا راستہ ہموار کیا گیا اور اس کے لیے خلافت کے نظام کو سازش کے تحت ختم کروایا گیا۔ برطانیہ، امریکہ اور پھر اقوام متحدہ کی پشت پناہی میں اسرائیل نے دھونس، دھمکی اور بدمعاشی کے ساتھ اپنی سرحدیں پھیلائیں اور آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کے لیے کبھی ایران عراق جنگ کروائی گئی، کبھی عراق سے کویت پر حملہ کروایا گیا، کبھی لیبیا اور شام میں خانہ جنگی شروع کروائی گئی۔ اب سوڈان اور صومالیہ میں یہی صہیونی سازش کام کر رہی ہے۔ دنیا پرست مسلمان سونے چاندی اور اقتدار کے لیے ان سازشوں کا حصہ بن رہے ہیں۔ اسی حرص اور لالچ کی وجہ سے سوڈان میں لاکھوں مسلمان شہید ہو گئے۔ اب سعودی عرب اور یمن کے درمیان جنگ کی فضا پیدا کی جا رہی ہے۔ صہیونی تحریک کے پشتی بانوں کو معلوم ہے کہ مسلمان ہی ان کے منصوبے میں رکاوٹ ہیں لہٰذا ان کو تقسیم کر کے ان کی طاقت کو ختم کرنے، ان کو مالی طور پر کمزور کرنے، ذہنی عیاشیوں، عریانی اور فحاشی والی چیزوں میں لگانے یا IMF اور ورلڈ بینک جیسے نام نہاد عالمی اداروں کے ذریعے بلیک میل کرنے جیسے ہتھکنڈوں کا استعمال مستقل بنیادوں پر جاری ہے۔ ہم مسلمان ہیں، رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے اور قرآن کو ماننے والے ہیں۔ ہماری ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ میں مغضوب علیھم کے الفاظ آتے ہیں اور ہم سب جانتے ہیں کہ اس سے مراد یہود ہیں۔ گویا ہر نماز کی ہر رکعت میں ہمیں سمجھایا جا رہا ہے کہ ان کے نقش قدم پر نہ چلنا۔ سورۃ البقرہ میں اُن کے پوری چارج شیٹ ہے، سورۃ المائدہ میں ان کی حرکتوں کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر ہم مسلمان نہیں سمجھ رہے تو پھر غفلت ہماری ہے۔ احادیث میں واضح پیشین گوئیاں موجود ہیں کہ ایک بڑی جنگ (آرمیگاڈان) کا میدان سجنا ہے، دجال صہیونیوں کا لیڈر بن کر آئے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا، حضرت مہدی تشریف لائیں گے اور خراسان کے علاقے سے اسلامی لشکر اُن کی مدد کے لیے جائیں گے۔ ہمیں چاہیے کہ الصادق والمصدوق ﷺ کی ان سچی بشارتوں اور قرآن کی سچی تعلیمات پر ایمان رکھتے ہوئے مستقبل کی تیاری کریں۔ اس کے برعکس ہم نے قرآن کو ایصالِ ثواب یا پیسہ کمانے کا ذریعہ سمجھا ہوا ہے۔ ہم سے کوئی پوچھے کہ یہود و نصاریٰ کہاں جائیں گے اور مسلمان کہاں جائیں گے؟ جواب ہوگا: یہود و نصاریٰ

> **تنظیم اسلامی میں لوگ بیعت کر کے شامل ہوتے ہیں اور بیعت کے فارم میں لکھا ہوا ہے کہ ہم پاکستان میں ہر قسم کی تکفیری سوچ اور ہر قسم کے عسکری منہج (ہتھیار اُٹھانے) کی نفی کرتے ہیں۔**

جہنم میں جائیں گے جبکہ ہم جنت میں جائیں گے۔ حالانکہ وہ اپنی تحریف شدہ کتابوں اور جھوٹی تسلیوں کو روحانی مشن سمجھ کر اس کو پورا کر رہے ہیں جبکہ ہم اپنے سچے دین، قرآن اور اللہ کے رسول ﷺ کے فرامین کو فراموش کیے بیٹھے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے ساتھ ہو بہو وہی صورت حال پیش آئے گی جو بنی اسرائیل کے ساتھ پیش آ چکی ہے، (یعنی مماثلت میں دونوں برابر ہوں گے) یہاں تک کہ ان میں سے کسی نے اگر اپنی ماں کے ساتھ اعلانیہ زنا کیا ہوگا تو میری اُمت میں بھی ایسا شخص ہوگا جو اس فعلِ شنیع کا مرتکب ہوگا، بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، اور ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سبھی جہنم میں جائیں گے، صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ کون سی جماعت ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا: ”یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر ہوں گے۔“ استاد محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ یہ حدیث بار بار پیش کرتے تھے۔ اسی طرح قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ کِتٰبَ اللّٰہِ وَرَآءَ ظُھُوْرِھِمْ ﴾ (البقرۃ:101)

”اللہ کی کتاب کو پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا“

آج ہماری اکثریت کا حال کیا ہے؟ ایدھی ہوم کراچی میں کچھ پروگرامز کے لیے کبھی جانا ہوا تو وہاں شیلٹر ہوم کے بچے قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے جبکہ ہماری پارلیمنٹ میں بیٹھے ممبران اور کابینہ کی اکثریت کو سورۃ اخلاص نہیں آتی۔ الا ماشاء اللہ۔ یہی وجہ ہے کہ جب آئین کے آرٹیکل 62، 63 کی بات چلی تو صادق اور امین جیسی دینی اصطلاحات کا مذاق اُڑایا گیا۔ ایک سابق وفاقی وزیر تعلیم ماضی میں ٹاک شو میں کہہ چکے ہیں کہ قرآن کے 40 پارے ہوتے ہیں۔ یعنی کتاب کو انہوں نے بھی چھوڑ دیا اور ہم نے بھی چھوڑ دیا۔ دنیا کی محبت میں وہ بھی ڈوبے اور ہم بھی ڈوبے۔ آج سونے چاندی کے لیے سوڈان میں مسلمانوں کا لہو بہا رہے ہیں۔ اسی دنیوی لالچ کے لیے اللہ کے مقابلے میں ٹرمپ کا حکم مان رہے ہیں۔ اسی وجہ سے آج اللہ کے دین کا حال یہ ہے۔ بقول حالی ؎

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
اُمت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
وہ دین جو بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں آج غریب الغربا ہے

ہمارے گھر میں گلاس ٹوٹے، سمارٹ فون کی سکرین ٹوٹے تو غصہ آتا ہے بلکہ بعض اوقات بلڈ پریشر ہائی ہو جاتا ہے، لیکن اللہ کا حکم ٹوٹنے پر ہمیں کچھ نہیں ہوتا، اللہ کی شریعت کے احکامات کا مذاق اُڑتا ہے، شریعت کے واضح احکامات کے خلاف قوانین بن رہے ہیں مگر اس پر ہمیں کوئی غصہ نہیں آتا۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ ہم مظلوم ہیں اور ہر جگہ ظلم وستم کا شکار ہیں۔ کیوں نہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہٖ آخَرِیْنَ))(مسلم شریف) ”اللہ تعالیٰ اسی کتاب کے ذریعے سے کچھ قوموں کو بام عروج تک پہنچائے گا اور اسی کو ترک کرنے کے باعث کچھ کو ذلیل وخوار کر دے گا۔“

کل حق و باطل کا میدان سجنا ہے۔ اس ذلت رسوائی کے ساتھ تو ہم باطل کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لہٰذا اگر باطل کے خلاف ہمیں جنگ جیتنی ہے تو ہمیں رجوع الی القرآن کا اہتمام خاص طور پر کرنا ہوگا۔ اس کے بعد ہی خراسان سے بھی اسلامی لشکر نکل سکے گا اور دجال کے خلاف فتح یاب ہوگا۔ بصورت دیگر تباہی وبربادی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

سوال: آج کل ایک بحث چل رہی ہے کہ پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے مگر یہاں اسلامی تقاضے پورے ہوتے دکھائی دیتے ہیں اور نہ ہی جمہوری۔ آپ بتائیے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے کیا تقاضے ہونے چاہئیں؟

امیر تنظیم اسلامی: نام کے لحاظ سے دیکھا جائے تو جمہوریت اور ملک بعد میں جبکہ اسلام پہلے ہے۔ لہٰذا ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیے اور اسلام کے تقاضوں پر عمل بھی کرنا چاہیے۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ پاکستان

کے قیام کے لیے جو تحریک چلی اس کی جڑ اور بنیاد میں اسلامی جذبہ تھا۔ اسی جذبہ کے تحت ہمارے آباء واجداد ہجرت کر کے آئے۔ ہم نے یہ طے کیا کہ اس ملک میں حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہوگی، کتاب وسنت کے خلاف کوئی قانون سازی نہیں ہوگی۔ ہم نے آرٹیکل 31 میں لکھا ہے کہ کتاب وسنت کی تعلیم فراہم کرنا اور اس کے تقاضوں پر عمل کو آسان بنانا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ اس کے لیے ہم نے اسلامی نظریاتی کونسل کے نام سے ریاستی ادارہ بھی قائم کیا جس نے نفاذ اسلام کے حوالے سے سفارشات پر کام مکمل بھی کر لیا مگر اس پر کسی حکومت نے عمل درآمد نہیں کیا۔ ہم نے وفاقی شرعی عدالت بھی بنا دی جس کا مقصد یہ تھا کہ آئین وقانون کی کوئی بھی شق اگر کسی کو خلاف اسلام محسوس ہو تو وہ اس عدالت میں جا کر چیلنج کر دے۔ وفاقی شرعی عدالت اگر کہے کہ فلاں قانون واقعتاً غیر شرعی ہے تو ریاست کی ذمہ داری ہوگی کہ اس قانون کو اسلامی تقاضوں کے مطابق بدلے۔ مگر آج 79 سال بعد بھی قوم کے سامنے یہ سوال کھڑا ہے کہ کیا واقعتاً پاکستان اسلامی یا جمہوریہ ہے؟ 1947ء میں جتنا اسلام ملک میں تھا آج تو وہ بھی نظر نہیں آ رہا۔ ہم رنگ، نسل، جغرافیہ، خطہ کے تعصبات پر کلمہ طیبہ کا تیشہ چلا کر ایک پاکستانی قوم بنے تھے مگر اس قومیت کو بھی ہم نے برقرار نہیں رکھا اور دوبارہ تعصبات کا شکار ہو گئے۔ ملک دو ٹکڑے ہو گیا۔ کئی مرتبہ ہم سے حکومت نے رائے لی کہ اگر اسلامی حکومت قائم ہو تو اس کے خلاف ہتھیار اُٹھانا جائز ہے یا نہیں؟ میں نے اس موضوع پر سینکڑوں مرتبہ خطاب کیا ہے۔ یہ مسئلہ خروج کے تحت آتا ہے کہ اگر کہیں مسلمان معاشرہ ہو اور اسلامی حکومت قائم ہو تو وہاں ہتھیار اُٹھانا جائز نہیں ہے۔ خروج کے مسائل اور شرائط بڑی سخت ہوتی ہیں اور یہ بغاوت میں بھی شمار ہوتی ہیں۔ لیکن ساتھ ساتھ میں نے علماء سے بھی اپیل کی کہ خدارا ہمیں بھی بتایا جائے اور قوم کو بھی بتایا جائے کہ اسلامی حکومت کیا ہوتی ہے؟ کیا اس ملک میں اسلام کے تقاضے پورے ہو رہے ہیں؟ یہ مسلمانوں کا ملک تو ہو سکتا ہے مگر اسلامی نہیں کیونکہ اسلام وہ نہیں جو مسلمان کر رہے ہیں بلکہ اسلام وہ ہے جس کا حکم اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے دیا ہے۔ مثلاً پنج وقتہ نماز فرض ہے، اللہ کا حکم ہے لیکن اکثر مسلمان ادا نہیں کر رہے تو وہ مسلمان تو ہیں کیونکہ کلمہ پڑھتے ہیں لیکن نماز ادا نہ کرنا اسلامی طرزِ عمل ہرگز نہیں ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: ((من ترک الصلاۃ متعمدا فقد کفر)) (جامع ترمذی) جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کر دی وہ کفر کر چکا۔

علماء اس کی تشریح یہ کرتے ہیں کہ نماز چھوڑنا کفر پر مبنی طرزِ عمل ہے مگر یہ عمل اسلام سے خارج نہیں کرتا کیونکہ کلمہ پڑھنے والا بہر حال مسلمان ہی رہتا ہے۔ اسی طرح ہمارے ملک میں لوگ شراب بھی پیتے ہیں، جوا کھیلتے ہیں، سود میں ملوث ہوتے ہیں، بے پردگی، بے حیائی، فحاشی، چوری، ڈاکہ، زنا، قتل وغیرہ جیسے کاموں میں ملوث ہوتے ہیں جو کہ سب غیر اسلامی ہیں۔ ہم کہیں گے ایسا کرنے والے مسلمان تو ہیں مگر اُن کے یہ کام اسلامی نہیں۔ اسلامی ریاست کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں۔ یہ ٹیکنیکل مسئلہ ہے۔ دارالکفر وہ ہے جہاں کافر رہتے ہوں اور کفر کا نظام چل رہا ہو اور دارالسلام وہ ہے جہاں مسلمان رہتے ہوں اور اسلامی نظام نافذ ہو۔ بعض اوقات دارالکفر میں بھی بہت سے مسلمان رہتے ہیں جیسا کہ بھارت میں رہتے ہیں۔ اسی طرح دارالسلام میں بھی کفرانہ حرکتیں کرنے والے ہوتے ہیں۔ اگر مغربی معاشروں میں سود کا نظام چل رہا ہے تو مسلمان ملکوں میں بھی سود کا نظام چل رہا ہے۔ لہٰذا جدید دور کے مسلم فقہاء کو ایک نئی اصطلاح استعمال کرنا پڑی کہ جہاں مسلمان رہتے ہوں اور اسلام نافذ نہ ہو وہ دارالمسلمین تو ہو سکتا ہے مگر دارالسلام نہیں۔ ہم مسلمان ہیں، کلمہ پڑھتے ہیں، ہمارے ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے مگر یہاں سود کا نظام بھی چل رہا ہے، ہر قسم کی بے حیائی پھیلی ہوئی ہے، ٹرانس جینڈر ایکٹ بھی موجود ہے۔ سٹہ اور جوا بھی کھیلا جا رہا ہے، کئی غیر شرعی قوانین موجود ہیں لہٰذا پاکستان مسلم ملک تو ہے مگر اسلامی نہیں۔

سوال: جس طرح ایک بے عمل مسلمان کی بھی جان لینے کا اختیار کسی شخص کو نہیں ہے اسی طرح ایک ملک جس پر مسلمانوں کی حکومت ہے، وہاں کمیاں کوتاہیاں بھی ہیں، کیا وہاں کسی دوسرے کی جان لینے کی اجازت ہوگی؟

امیر تنظیم اسلامی: بڑی عجیب بات ہے کہ اُمت کے چار بڑے ائمہ میں سے تین کے نزدیک نمازی کی سزا قتل کر دینا ہے۔ چوتھے امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ بے نمازی کو قید کرو، جب توبہ کرے اور نماز کا پابند ہو جائے تو پھر چھوڑ دو۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ بے نمازی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی نہیں کرنا چاہیے۔ اسی طرح شرابی، زانی، چور اور قاتل کی سزائیں بھی مقرر ہیں۔ لیکن یہ سزائیں اُس وقت نافذ ہو سکتی ہیں جب شریعت کو نافذ کرنے والی اتھارٹی موجود ہو ورنہ ملک میں انتشار پیدا ہوگا۔ اسی طرح اگر مسلمانوں کے کسی ملک میں حکمران شریعت کو نافذ نہیں کر رہے تو اُن کے خلاف ہتھیار نہیں اُٹھایا جائے گا ورنہ ملک میں انتشار پیدا ہوگا۔

اُمت کے فقہاء اور علماء بھی ایسی صورتحال میں حکمرانوں کو واعظ ونصیحت کرتے تھے، اُن کو سمجھایا کرتے تھے اور اُن سے شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کرتے تھے لیکن ہتھیار نہیں اُٹھاتے تھے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جو شخص منکر کو دیکھے اُس پر لازم ہے کہ اُسے اپنے ہاتھ (قوت) سے بدل دے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل سے (اسے برا سمجھے اور اس کے بدلنے کی مثبت تدبیر سوچے) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔" اب زبان سے بدی کو رکوانے کے سو طریقے اور ذرائع ہیں۔ لیکن ہر بندہ کھڑا ہو کر جو چاہے انتشار پیدا کر دے قطعاً درست نہیں۔ البتہ ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ملک ہم نے اسلام کے نام پر لیا ہے اور ہمارا مقصد یہاں اسلام کا نفاذ تھا۔ اگر یہ مقصد پورا نہیں ہو رہا تو پھر کچھ گروہ ایسے ہیں جو ہتھیار بھی اُٹھا سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہمارے حکمران خود شریعت کے نفاذ کی جانب پیش رفت کریں تو پھر کسی کے پاس ہتھیار اُٹھانے کا جواز نہیں رہے گا۔

سوال: پاکستان میں TTP کے نام سے بھی ایک گروہ متحرک ہے اور اُس کا دعویٰ بھی شریعت کا نفاذ ہے لیکن وہ گروہ ہتھیار اُٹھا کر دہشت گردی پھیلاتا اور بے گناہ لوگوں کی جانیں لیتا ہے۔ ایک تکفیری گروہ داعش بھی ہے، اس سے اسلام کی تو کوئی خدمت نہیں ہو رہی بلکہ اُلٹا اسلام بدنام ہو رہا ہے۔ اس بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

امیر تنظیم اسلامی: ابھی چند دن پہلے آسٹریلیا میں یہودیوں کے خلاف دہشت گردی کا ایک واقعہ ہوا۔ ہم نے بھی اس کی مذمت کی۔ جہاں کہیں بھی کسی بے گناہ کو مارا جا رہا ہے ہم اس کی مذمت کریں گے۔ ہمارا دین تو جانوروں کا بھی حق بیان کرتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ ایک کتے کو پانی پلانے پر ایک شخص جنت میں چلا گیا اور ایک بلی کو باندھ کر مارنے پر ایک عورت جہنم کے عذاب میں مبتلا ہو گئی۔ جس دین میں جانوروں کے بھی حقوق ہیں وہ کسی بے گناہ کو مارنے، مساجد کو شہید کرنے، عوامی مقامات پر بم بلاسٹ کرنے کی اجازت کیسے دے سکتا ہے۔ ہم تکفیری سوچ کی نفی کرتے ہیں۔ تنظیم اسلامی میں لوگ بیعت کر کے شامل ہوتے ہیں اور بیعت کے فارم میں لکھا ہوا ہے کہ ہم پاکستان میں کسی بھی قسم کی تکفیری سوچ اور کسی بھی قسم کے عسکری منہج (جس میں ہتھیار اُٹھائے جائیں) کی نفی کرتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ داعش کے نام پر کیا کچھ ہوا اور خلافت کا ٹیگ کچھ لوگوں نے استعمال کر کے کس قدر اس کو بدنام کیا ہے۔ ہمیں اس معاشرے میں کام کرنا ہے اور سب لوگ ہمارے مدعو ہیں

چاہے وہ میڈیا پر بیٹھے لوگ ہوں، حکمران ہوں، افواج کے لوگ ہوں یا کسی بھی پیشے سے وابستہ ہوں۔ ہم ریاستی اداروں میں جا کر بھی دعوت دیتے ہیں، ڈاکٹر اسرار احمدؒ بھی جاتے تھے۔ ہم تکفیری سوچ کے قائل نہیں ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے کسی دوسرے کو کافر کہا حالانکہ وہ کافر نہیں ہے تو کفر لوٹ کر کہنے والے پر آئے گا (بخاری)۔ اس معاملے میں امام ابوحنیفہؒ کتنے حساس تھے۔ ان کا ایک قول ہے کہ اگر ایک بندہ ایک جملہ کہے جس کے 100 مفاہیم نکلتے ہوں، ان میں سے 99 مفاہیم کفر پر مبنی ہوں اور صرف ایک مفہوم اسلام پر ہو تو اس بندے کی تکفیر کرنے میں بھی احتیاط کی جائے گی۔

نفاذِ شریعت کے طریقہ کار کے حوالے سے ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی دو کتابیں ہیں: ’’منہج انقلاب نبوی‘‘ اور ’’رسول انقلاب کا طریق انقلاب‘‘۔ ان دونوں میں وہ نفاذِ شریعت کے لیے پُرامن، منظم اور غیر مسلح عوامی تحریک کی بات کرتے ہیں۔ 14 اپریل 2010ء کو جب ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا انتقال ہوا تو لاہور میں دیوبندی مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے 250 علماء کا ایک مشترکہ اجلاس ہو رہا تھا۔ اس اجلاس میں بھی یہی بات کہی گئی کہ دہشت گردی کی ایک بڑی وجہ شریعت کا نفاذ نہ ہونا ہے اور شریعت کے نفاذ کے لیے ہمیں پُرامن اور غیر مسلح تحریک چلانی چاہیے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ اس سے بہت پہلے یہی بات کرتے تھے۔ تکفیری سوچ کا فائدہ صرف اسلام اور پاکستان کے دشمنوں کو ہوگا جو پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ قرآن میں ان دشمنوں کی نشاندہی بہت پہلے کر دی گئی ہے۔ فرمایا:

﴿لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ﴾ (المائدہ:82)

’’تم لازماً پاؤ گے اہل ایمان کے حق میں شدید ترین دشمن یہود کو اور ان کو جو مشرک ہیں۔‘‘

آج یہود و ہنود کا گٹھ جوڑ مسلمانوں اور پاکستان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ نیتن یاہو سمیت اسرائیل کے کئی اعلیٰ عہدیداران واضح طور پر پاکستان کو اپنا دشمن قرار دے چکے ہیں۔ اُنہیں معلوم ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے اور یہاں اسلامی جذبات موجود ہیں۔ ہمیں اس اعزاز کی قدر کرنی چاہیے اور ملک میں اسلام کو نافذ کرنا چاہیے۔ اگر یہاں اسلام کا نفاذ ہوگا تو پاکستان مضبوط اور مستحکم ہوگا اور دشمنوں کو یہاں انتشار پھیلانے کا موقع نہیں ملے گا۔ 57 مسلم ممالک میں سے صرف پاکستان ہی واحد مسلم ملک ہے جو اسلام کے نام پر بنا ہے، باقی تمام نسلی، لسانی، جغرافیائی یا کسی اور وجہ سے بنے ہیں۔ لہٰذا پاکستان کا استحکام بھی اسلام کے نفاذ سے وابستہ ہے۔ بصورت دیگر سیاسی، معاشی اور معاشرتی نظام شدید بگاڑ اور بحران کا شکار رہے گا۔ علامہ اقبالؒ نے قائداعظم کو جو خطوط لکھے تھے اُن میں سے ایک میں انہوں نے لکھا کہ میں نے دنیا کے مسائل پر جہاں تک غور کیا اُن کا حل اسلامی شریعت کے سوا کہیں نہیں پایا۔ اسی طرح قائداعظم نے فرمایا تھا کہ مغرب کے سیکولر نظام نے دنیا کو لاینحل مسائل سے دوچار کر دیا ہے۔ اب ہمیں خلافت راشدہ کے رہنما اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے عہد حاضر کی اسلامی فلاحی ریاست دنیا کے سامنے رکھنی ہے۔ یہی وہ مقصد تھا جس کے لیے ہمارے آباء و اجداد ہجرت کر کے پاکستان آئے۔ ورنہ ہر طرح کے مواقع تو بھارت میں بھی موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی طرف پیش رفت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین! ۞۞

پریس ریلیز 9 جنوری 2026ء

ترکیہ کا پاک۔افغان مذاکرات میں ثالثی کے کردار سے دستبردار ہونا لمحۂ فکریہ ہے۔ وادی تیراہ میں متوقع فوجی آپریشن سے بڑے پیمانے پر نقل مکانی کا خدشہ ہے جو کسی طور پر ملکی مفاد میں نہیں۔

شجاع الدین شیخ

ترکیہ کا پاک۔افغان مذاکرات میں ثالثی کے کردار سے دستبردار ہونا لمحۂ فکریہ ہے۔ وادی تیراہ میں متوقع فوجی آپریشن سے بڑے پیمانے پر نقل مکانی کا خدشہ جو کسی طور پر ملکی مفاد میں نہیں۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ برادر ہمسایہ مسلم ممالک پاکستان اور افغانستان میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے پیشِ نظر ترکیہ کا یہ اعلان کہ وہ دونوں ممالک کے مابین امن مذاکرات میں ثالثی کے کردار سے دستبردار ہو رہا ہے ایک بہت بڑا دھچکا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ابلیسی اتحادِ ثلاثہ یعنی اسرائیل، امریکہ اور بھارت چاہتے ہیں کہ پاکستان اور افغانستان کے آپس کے تعلقات کسی صورت بہتر نہ ہوں۔ دونوں ممالک ایک دوسرے پر لفظی اور عملی گولہ باری جاری رکھیں تاکہ مستقبل کا وہ خراسان وجود میں نہ آسکے جہاں سے فوجیں حضرت مہدیؒ کی نصرت کے لیے جائیں گی اور پھر سیاہ جھنڈے لیے لشکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر یہود کے خلاف آخری معرکہ میں حصہ لیں گے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت سے اُنہیں فتح حاصل ہوگی۔ دنیا سے ظلم کا خاتمہ ہوگا اور اسلام کے نظامِ عدلِ اجتماعی کا دنیا بھر میں نفاذ ہوگا جس کی برکات سے ساری دنیا استفادہ کرے گی۔ امیر تنظیم نے کہا کہ پاکستان اور افغانستان دونوں کو چاہیے کہ برادر ہمسایہ مسلم ممالک ہونے کے ناطے آپس کے تعلقات کو دینی تعلیمات کے مطابق استوار کریں تاکہ دشمن کے مذموم مقاصد کو خاک میں ملایا جا سکے۔

اخباری اطلاعات کے مطابق وادی تیراہ میں متوقع فوجی آپریشن پر تبصرہ کرتے ہوئے امیر تنظیم نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ فوجی آپریشن کبھی معاملات کا حل نہیں ہوا کرتے بلکہ نہ صرف بڑے پیمانے پر متاثرہ علاقوں سے لوگوں کی نقل مکانی کا موجب بنتے ہیں بلکہ ریاست مخالف جذبات کو بھی تقویت دیتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے تمام معاملات کو مذاکرات کے ذریعے حل کیا جائے اور صرف دہشت گردی و فساد پھیلانے والے عناصر اور اُن کے اندرونی و بیرونی پشتی بانوں کے خلاف آئین اور قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے کارروائی کی جائے اور جرم ثابت ہونے پر اُنہیں قرار واقع سزا دی جائے۔ اسی طرزِ عمل میں ملک کا مفاد مضمر ہے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

دنیا کو تباہی سے بچانے اور امن قائم کرنے کے لیے لازم ہے کہ اسلام کا نظامِ عدل اجتماعی قائم ہو اور ظلم کا خاتمہ ہو: رضاء الحق

وینزویلا میں تیل کے ذخائر پر امریکہ کی نظر تھی، وہاں کٹھ پتلی حکومت بنا کر امریکہ اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے: ڈاکٹر ضمیر اختر خان

ایران میں مظاہروں کے پیچھے امریکہ اور اسرائیل کا ہاتھ ہے جس کا مقصد شاہ کے بیٹے کو اقتدار میں لانا ہے: پروفیسر یوسف عرفان

"وینزویلا کے خلاف امریکی جارحیت اور پاکستان"

پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہارِ خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: وینزویلا کے ساتھ جو کھلی جارحیت امریکہ نے کی ہے کیا دنیا اُسے قبول کرلے گی؟ اور دنیا کا یہ کون سا قانون ہے، جس کے تحت امریکہ ایسے ظالمانہ اقدام چھوٹے ممالک کے خلاف کر رہا ہے؟

پروفیسر یوسف عرفان: میرا اپنا گمان ہے کہ دنیا اتنی آسانی سے قبول نہیں کرے گی۔ اسی وجہ سے لاطینی امریکہ میں مظاہرے ہو رہے ہیں اور خود امریکہ میں بھی ٹرمپ کے اس اقدام کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں۔ غاصبانہ رویہ اور جبر امریکہ کی بنیاد میں شامل ہے۔ انہوں نے 50 امریکی ریاستوں پر زبردستی قبضہ کیا تھا۔ امریکی آئین بناتے وقت جب لفظ ''امریکن نیشن'' استعمال کیا گیا تو یہ ریاستیں احتجاجاً کھڑی ہوگئیں کہ ہم امریکن نیشن نہیں ہیں۔ لہٰذا نام بدل کر یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ رکھا گیا۔ جب طاقت کا نشہ چڑھتا ہے تو غاصبانہ رویہ کھل کر سامنے آتا ہے۔ اُس نے جاپان کو اپنا محکوم بنایا، تائیوان پر قبضہ کرنا چاہتا ہے، ایران میں اپنی مرضی کی تبدیلیاں لاتا رہا مگر اب اُسے ایران میں مزید تبدیلی لانے کے لیے زور لگانا پڑ رہا ہے۔ اسی طرح وہ لاطینی امریکہ میں بھی اپنا اثر و رسوخ بڑھانا چاہتا ہے۔ خاص طور پر وینزویلا میں دنیا کے سب سے بڑے تیل کے ذخائر موجود ہیں مگر وہاں غربت 82 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ 50 فیصد سے زیادہ شہری ایک وقت کی روٹی کے محتاج ہیں۔ کرپشن بہت زیادہ ہے، پانامہ لیکس نے بھی وہیں سے جنم لیا اور آف شور کمپنیز وہیں بنتی ہیں۔ امریکہ اسرائیل کو عسکری اور مالی مدد فراہم کرتا ہے اور اپنی معیشت کو سنبھالنے کے لیے کبھی ٹیرف میں اضافہ کرتا ہے اور کبھی قبضے کرتا ہے۔ اب اگر اس نے تیل پر قبضہ کے لیے وینزویلا میں طاقت سے رجیم چینج کا معاملہ کیا ہے تو کیا طاقت سے وہ زیادہ عرصہ کسی رجیم کو چلا سکے گا؟ حتیٰ کہ وینزویلا کی نائب وزیراعظم جسے ملک کا صدر بنا دیا گیا ہے اُس نے بھی امریکہ مخالف موقف اختیار کیا ہے۔ اگر امریکہ اس طرح اُلجھتا رہے گا تو مستقبل میں اسرائیل کی مدد بھی نہیں کر سکے گا۔

ڈاکٹر ضمیر اختر خان: امریکہ ہر جگہ جارحیت کا مرتکب رہا ہے۔ چاہے عراق ہو، شام ہو، افغانستان ہو، ایران ہو، جہاں بھی اس کے مفادات تھے، اس نے وہاں غنڈا گردی کی ہے۔ بدقسمتی سے امریکہ کو پہلے نہیں روکا گیا جب اس نے ڈبلیو ایم ڈی کا جھوٹا بہانہ بنا کر عراق پر

مرتب: محمد رفیق چودھری

جنگ مسلط کی، اس وقت روس اور چین بھی خاموش رہے، عالم اسلام نے بھی اس کی جارحیت کو قبول کیا۔ اس وجہ سے اب امریکہ کو عادت پڑ گئی ہے۔ اب اگرچہ چائنہ، روس اور برطانیہ نے ٹرمپ کے اقدام کی مخالفت کی ہے لیکن عملی طور پر کچھ نہیں کیا۔ اقوام متحدہ نے بھی کسی جگہ امریکہ کو نہیں روکا، اب تو وہ امریکہ کی لونڈی بن گئی ہے۔ اسی وجہ سے امریکہ آئندہ بھی اپنی غنڈا گردی جاری رکھے گا اور اپنے مفادات کے لیے کمزور ممالک میں مداخلت کر کے رجیم چینج کرے گا۔ جیسا کہ وینزویلا میں تیل کے ذخائر ہیں جن پر امریکہ کی نظر تھی۔ اب وہاں کوئی کٹھ پتلی حکومت بنا کر امریکہ اپنے مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس وقت دنیا میں کوئی قانون نہیں ہے، صرف طاقت کا راج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُمت مسلمہ کو اس لیے کھڑا کیا تھا تاکہ یہ دنیا میں عدل کو قائم کرے، مظلوموں کو انصاف دے اور ظالم کا راستہ روکے مگر اُمت اس وقت مظلوم بن چکی ہے۔ اللہ کرے کہ اُمت مسلمہ جاگ جائے اور اپنے فرض کو پہچان لے۔

سوال: کیا وجہ ہے کہ روس اور چین جیسی بڑی طاقتیں بھی امریکی جارحیت کے خلاف اپنے حلیف ممالک کی مدد نہیں کر پاتیں۔ جس طرح روس شام کی مدد نہیں کر پایا اور چین وینزویلا کی مدد نہیں کر پایا؟

رضاء الحق: امریکہ اس سے پہلے بھی وینزویلا کے ایک سابق صدر یوگوشاویز کو اغوا کر چکا ہے، پھر واپس لا کر اُسی کو وینزویلا کا صدر بنا دیا گیا تھا۔ ماضی میں لاطینی امریکہ کے ممالک پرو سوویت یونین رہے ہیں، اسی وجہ سے ان میں امریکہ کے خلاف سخت نفرت پائی جاتی ہے۔ گزشتہ صدی کے سب سے بڑے فلسفی آرنلڈ ٹوائن بی نے امریکی فارن پالیسی کے پانچ بنیادی ستون گنوائے تھے۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ امریکہ اپنے بیک یارڈ میں کسی اور طاقت کو پھلنے پھولنے نہ دے۔ اس کے علاوہ امریکہ نے اپنے سلیپر سیلز پوری دنیا میں پھیلائے ہوئے ہیں۔ ایسے ہی کرداروں نے وینزویلا کے صدر کے اغوا میں بھی امریکہ کی مدد کی۔ پاکستان کو بھی امریکہ پر زیادہ اعتبار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ جب وہ کسی ملک کو استعمال کرتا ہے تو اس کی تعریفیں کرتا ہے۔ جیسا کہ آج کل فیلڈ مارشل صاحب کے گُن گائے جا رہے ہیں۔ اس کا مقصد ملک کو نقصان پہنچانا ہوتا ہے۔ آسٹریلیا میں یہودی تہوار پر حملہ ہو یا وینزویلا کا معاملہ ہو، یمن، ایران اور غزہ میں جو کچھ ہو رہا ہے یا صومالیہ اور سوڈان میں جو کچھ ہو رہا ہے، یہ ساری چیزیں آپس میں جڑی ہوئی ہیں۔ ٹرمپ خود پالیسی نہیں بناتا بلکہ اس کے پیچھے ایک ڈیپ سٹیٹ ہے جس پر یہود کا کنٹرول ہے۔ ان تمام واقعات سے انہوں نے اپنے کچھ اہداف حاصل کیے ہیں۔ مثلاً ایک تو انہوں نے اسرائیلی ظلم و ستم سے توجہ ہٹانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہودی تہوار پر حملے سے انہوں نے

مسلمانوں کو دوبارہ دہشت گردی کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد یہودیوں نے جو انٹرویوز دیئے ان میں پہلا سوال یہی پوچھا جاتا تھا کہ کہیں یہ ہولوکاسٹ کی نئی شکل تو نہیں۔ جواب میں یہودی آنسو بہاتے ہوئے کہتے تھے کہ اگر اسرائیل کے خلاف مظاہروں کی اجازت نہ دی گئی ہوتی تو ایسا نہ ہوتا۔ اس کے علاوہ سمندری گزرگاہوں اور دنیا کی معدنیات پر کنٹرول بھی مستقبل کے ان اہداف میں شامل تھا جس کے لیے سوڈان، یمن اور بحیرہ احمر میں تیاری شروع ہو چکی ہے۔ اسی طرح چین کے اقتصادی منصوبوں کو ثبوتاژ کرنا بھی ایک ہدف تھا۔ یہی وجہ ہے کہ چین نے افریقہ میں پہلے ہی اپنے اڈے اور مشرق میں مصنوعی جزیرے بھی بنا لیے تھے۔ ابراہم اکارڈز میں پیش رفت بھی ایک ہدف تھا۔ اس کے لیے کیرٹ اینڈ سٹک کی پالیسی اپنائی جائے گی۔ یعنی جن مسلم ممالک سے زبردستی اسرائیل کو تسلیم کروایا جا سکتا ہے ان سے زبردستی تسلیم کروایا جائے اور جن کو دھونس دھمکی سے رام نہیں کیا جا سکتا اُن کو لالچ اور فریب دیا جائے گا۔ ٹرمپ جب ہمارے فیلڈ مارشل کی تعریفیں کرتا ہے تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے۔

سوال: اگر ہم سابقہ تاریخ دیکھیں تو مصر میں بھی اُنہوں نے رجیم چینج کی تھی، الاخوان المسلمین کی جگہ جنرل سیسی کو لے آئے تھے۔ سیسی ابھی تک حکومت کر رہا ہے؟

پروفیسر یوسف عرفان: جنرل سیسی کا سب سے بڑا سپورٹر اسرائیل ہے اور اسرائیل کے اتحادی ممالک بھی اُس کو سپورٹ کر رہے ہیں۔ ان اتحادیوں نے اسرائیل کی خاطر لیبیا کو خانہ جنگی کا شکار بنا کر دو حصوں میں تقسیم کیا، سوڈان کو دو حصوں میں بانٹا، صومالیہ کو دو حصوں میں بانٹ رہے ہیں اور امن میں فساد برپا کیا ہوا ہے۔ دمام، دہران اور خلیجی ریاستیں پہلے ہی سعودی عرب کی ناکہ بندی کرتی ہیں۔ سعودی عرب کو حرمین شریفین کی وجہ سے سکیورٹی کی سخت ضرورت تھی لہٰذا اسی وجہ سے اس نے پاکستان کے ساتھ دفاعی معاہدہ کیا۔ امریکہ نے ایران میں بھی شاہ کو نکالا جس کے بعد ایران میں ایک مذہبی انقلاب آیا۔ اب وہ دوبارہ شاہ کے پوتے کو لانا چاہتے ہیں کیونکہ مذہبی رجیم امریکہ اور اسرائیل کے مفاد میں نہیں ہے۔ اسرائیل شاہ کے ذریعے سی پیک میں حصہ داری رکھنا چاہتا ہے۔

سوال: ایک رائے یہ سامنے آ رہی ہے کہ وینزویلا کے خلاف جو آپریشن ہوا ہے اس میں وینزویلا کی فوج کے کچھ جنرلز بھی امریکہ کا ساتھ دے رہے تھے؟ اس میں کتنی سچائی ہے؟

رضاء الحق: وینزویلا میں یقیناً سکیورٹی فیلیئر تھا جس کی وجہ سے یہ دن دیکھنے پڑے اور یہی سکیورٹی فیلیئر ہم نے ایران میں بھی دیکھا کہ جب اسرائیل نے حملہ کیا تو ایک ہی دن میں ایران کے ٹاپ کے آرمی اور سکیورٹی آفیسرز جاں بحق ہو گئے۔ پاکستان میں بھی مشرف کے دور میں اور بعدازاں بھی ایسے لوگ پائے گئے جنہوں نے میر جعفر اور میر صادق کا کردار ادا کیا۔ خود مشرف نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ پانچ پانچ ہزار ڈالرز میں اس نے پاکستانی شہریوں کو امریکہ کے حوالے کیا۔ اس کی طرح ہائبرڈ حکومتیں جہاں بھی ہوتی ہیں وہاں ہر کوئی اپنے مفاد کو دیکھتا ہے اور قومی مفاد بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔

امریکہ کو اب ایران میں سوفٹ ورژن اور خطے میں ٹریڈ چاہیے، اسی لیے ایران میں رجیم چینج کے لیے اُس نے اپنے نیٹ ورک کو متحرک کر دیا ہے۔

سوال: وینزویلا کے صدر کے اغواء کے بعد ٹرمپ دیگر کئی ممالک کو بھی دھمکیاں دے رہا ہے جن میں کیوبا اور ایران بھی شامل ہیں۔ کیا ان ممالک میں بھی امریکہ کوئی آپریشن لانچ کرنے جا رہا ہے اور کیا دنیا میں امریکہ کے ان اقدامات کے خلاف کوئی اتحاد بنتا ہوا دکھائی دیتا ہے؟

پروفیسر یوسف عرفان: اینٹی امریکن بلاک تو بہت واضح ہے اور خوش قسمتی یہ ہے کہ جیسے قائداعظم نے کہا تھا کہ پاکستان دنیا کی سیاست کا محور ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ٹرمپ جہاں دوسرے ممالک کو دھمکیاں دے رہا ہے، وہاں پاکستان اور فیلڈ مارشل کی تعریفیں کر رہا ہے۔ دوسری طرف پاک چائنہ بلاک بھی اُبھر کر سامنے آ رہا ہے جو کہ پاکستان کے مفاد میں ہوگا۔ امریکی دھمکیوں سے یہ بلاک مزید مضبوط ہوگا اور اسرائیل ابھی اس قابل نہیں ہوا کہ امریکہ کے ڈوبنے کے بعد وہ دنیا کی قیادت سنبھال سکے۔ ایران میں بھی انہیں پہلے جیسی کامیابیاں میسر نہیں ہیں۔ مثلاً بہت ساری کتابوں میں لکھا ہے کہ جب ایران میں انقلاب آیا تو جس شخص کو بھیجا گیا تھا وہ ہالی وڈ کریکٹر تھا اور اس کے ساتھ ایک پورا سسٹم دیا گیا تھا، اس کے کچھ اہداف دیئے گئے تھے اور وہ انہوں نے حاصل کیے۔ اب جب وہ اہداف ان کے نزدیک پورے ہو گئے، حتیٰ کہ ایران کی جو پراکسیز تھیں چاہے وہ یمن میں حوثیوں کی شکل میں ہوں، فلسطین میں محمود عباس کی شکل میں ہوں، لبنان میں حزب اللہ کی شکل میں ہوں یا شام، عراق یا دیگر ممالک میں ہوں ان کے ذریعے جو اہداف امریکہ کو مطلوب تھے وہ بھی حاصل ہو گئے تو اب امریکہ کو ایران میں سوفٹ ورژن چاہیے اور خطے میں ٹریڈ چاہیے لہٰذا اب خطے کا منظر بدل رہا ہے۔ اس لیے ایران میں رجیم چینج کے لیے اُس نے اپنے نیٹ ورک کو متحرک کر دیا ہے۔ ایران میں پہلے ہی تبدیلی آ جاتی مگر ایرانی قیادت نے پاکستان کا ہاتھ پکڑ لیا اور پاکستان کے ساتھ چین جیسی طاقت تھی۔ اسی لیے ایران کی پارلیمنٹ میں ''تشکر پاکستان'' کے نعرے لگے تھے۔

سوال: کیا ایران احتجاج کرنے اور مظاہرے کرنے والوں کے مطالبات پر بات چیت کر کے دشمن کے عزائم کو خاک میں ملا سکتا ہے؟

ڈاکٹر ضمیر اختر خان: ایران میں احتجاجی مظاہرے اس وقت اندرونی مسائل کی وجہ سے ہیں۔ ان میں معاشی مسائل بھی شامل ہیں، ڈالر اور پٹرول کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ تاجروں اور صنعت کاروں کے مسائل ہیں۔ علی خامنائی نے تاجروں کے مطالبات سن کر بڑا اچھا اقدام کیا ہے۔ لگتا ہے ایرانی حکومت ان شکایات کا ازالہ بھی کرے گی لیکن ساتھ ہی انہوں نے خبردار بھی کیا ہے کہ بیرونی اشاروں پر امن خراب کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ بیرونی قوتیں سوشل میڈیا کے ذریعے انتشار پھیلا رہی ہیں۔ اس میں امریکہ، اسرائیل اور انڈیا کا بھی ہاتھ ہو سکتا ہے۔ امریکہ نے جنگ کا جو شوشہ چھوڑا ہے، وہ اس کی شرانگیزی ہے لیکن اگر جنگ کی تو وہ امریکہ کو بہت مہنگی پڑے گی۔

سوال: امریکہ ایک عرصے سے ایران میں رجیم چینج کی کوشش کر رہا ہے۔ آج کل بھی ایران میں بہت بڑے احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں۔ ان مظاہروں کے اصل محرکات کیا ہیں اور کیا مظاہرین کے مطالبات جائز ہیں؟

رضاء الحق: سب سے بڑا محرک مہنگائی ہے، وہاں ڈالر 15 لاکھ ریال کا ہو گیا ہے۔ ایکسپورٹ اور صنعتیں رُک گئی ہیں، بے روزگاری بہت بڑھ گئی ہے۔ اس کے بعد ایک بڑا محرک امریکہ اور اسرائیل کا خفیہ نیٹ ورک ہے جس نے گزشتہ ایران اسرائیل جنگ میں بھی ایران کو بہت نقصان پہنچایا تھا، اسرائیل اور امریکہ کے ایجنٹوں نے ایران کے اندر سے ہی حملے شروع کر دیے تھے۔ ایران کی تقریباً ساری سیاسی اور عسکری قیادت نشانے پر آ گئی تھی۔ اصفہان میں بڑی تعداد میں یہودی موجود ہیں، اسی طرح بھارت کے لوگ بھی وہاں موجود ہیں۔ یہ سب ان مظاہروں کو ہوا دے رہے ہیں۔ خاص طور پر سوشل میڈیا

امریکہ اور اسرائیل کا ایک بہت بڑا ہتھیار ہے جس کے ذریعے عرب اسپرنگ کو بھی ابھارا گیا تھا اور کئی عرب ممالک کو غیر مستحکم کیا گیا تھا، اب ایران میں بھی یہ ہتھیار کام کر رہا ہے۔ مظاہرین کے مطالبات ایک تو مہنگائی اور بے روزگاری کے خلاف ہیں، اس کے علاوہ ایک طبقہ جو سیکولرازم اور لبرل ازم کا حامی ہے وہ مادر پدر آزادی کے نعرے بھی لگاتا ہے۔ خواتین کے پردے اور حجاب کے خلاف پہلے بھی مظاہرے ہوئے تھے لیکن ناکام ہوئے۔ ان میں بھی امریکہ اور فرانس ملوث تھے۔ بہرحال بیرونی مداخلت اس وقت ایران میں بہت زیادہ ہے۔

سوال: امریکہ اور ایران کی ایک لفظی جنگ شروع ہو گئی۔ خاص طور پر ایران کے ایٹمی اور میزائل پروگرام کے حوالے سے امریکہ دھمکیاں دے رہا ہے کہ اس کو آگے بڑھایا تو امریکہ جہاز بھیج دے گا۔ ایران نے بھی بھرپور جواب دینے کا اعلان کیا ہے۔ آپ کے خیال میں کیا امریکہ اور ایران کی جنگ ناگزیر ہو چکی ہے اور اگر ایسا ہوا تو خطے پر اس کے اثرات کیا ہوں گے؟

پروفیسر یوسف عرفان: ایران اسرائیل جنگ کے دوران بھی شاہ کو لانے کی باتیں ہو رہی تھیں لیکن وہ لا نہیں سکے تھے۔ اب انہوں نے عوام کو اشتعال دلا کر حکومت کے خلاف کھڑا کر دیا ہے۔ اس سے قبل انہوں نے ایران پر معاشی پابندیاں بھی عائد کی ہیں جس کی وجہ سے معاشی صورتحال بگڑ چکی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ کرپشن بھی بڑھی ہے۔ دو دو سو بلین ڈالرز کی ملکیت ایک ایک فرد کے پاس ہے۔ وینزویلا میں بھی یہی مسائل تھے جس کی وجہ سے امریکی مداخلت کامیاب ہوئی۔ ایسے حالات پیدا کرنے کے لیے پہلے معاشی مسائل پیدا کیے جاتے ہیں، پابندیاں لگائی جاتی ہیں اور پھر عوام کو کھڑا کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں بھی معاشی مسائل پیدا کیے گئے۔ ایران کے عوام اس قدر تنگ آ چکے ہیں کہ وہ شاہ کو لانے کے لیے تیار ہو گئے ہیں لیکن میں نہیں سمجھتا کہ وہ شاہ کو لانے میں کامیاب ہوں گے۔ موجودہ ایرانی رجیم نے پاکستان اور سعودی عرب کے ساتھ تعلقات بڑھائے ہیں جس کے باعث اُس کو اندرونی طور پر بھی تقویت ملی ہے۔

سوال: دور حاضر میں انسانیت کو تباہی سے بچانے اور دنیا بھر میں دیرپا امن قائم کرنے کے لیے آپ کیا اقدامات تجویز کریں گے؟

رضاء الحق: امن کے قیام اور انسانیت کو تباہی سے بچانے کے لیے لازم ہے کہ اسلام کا نظام عدل اجتماعی قائم ہو اور ظلم کا خاتمہ ہو۔ حدیث میں ذکر ہے کہ وہ وقت آئے گا جب حضرت مہدیؒ اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے اور دجال کا خاتمہ کریں گے۔ مظلوموں کو آزاد کروائیں گے اور پھر صحیح معنوں میں ایک اسلامی حکومت قائم ہوگی جو انسانیت کی فلاح اور بہتری کے فطری اصولوں پر گامزن ہوگی۔ تب تک کرنے کے کام یہ ہیں کہ مسلمان آپس میں نااتفاقی کو ختم کریں، کسی کی پراکسی نہ بنیں بلکہ دین سے اپنا تعلق مضبوط بنائیں، قرآن کو اپنا رہبر و رہنما بنائیں۔ آپس میں دفاعی اور معاشی معاہدے کریں اور یروشلم کو اپنا مشترکہ دارالحکومت قرار دیں۔ ایک مشترکہ تجارتی منڈی قائم کریں۔ اگر یورپین یونین بن سکتی ہے تو اسلامی یونین کیوں نہیں بن سکتی۔ اگر مغرب میں نیٹو بن سکتی ہے تو اسلامی فوج کیوں نہیں بن سکتی۔ مسلمانوں کو دینی تعلیم اور عسکری تربیت دی جائے تاکہ مسلمان اپنے دفاع کے لیے کھڑے ہو سکیں اور ظالموں کے خلاف لڑ سکیں۔ جب مسلمان اس کے لیے تیار ہو جائیں گے تو پھر حدیث میں ذکر موجود ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ پتھر اور درخت بھی مسلمانوں سے کہیں گے کہ اے مسلمان! میرے پیچھے یہودی چھپا ہے، اس کو قتل کر دو!

❁❁❁

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ رضاء الحق: مرکزی ناظم نشرواشاعت و ترجمان تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ ڈاکٹر ضمیر اختر خان: ونگ کمانڈر (ر) اور سینئر رفیق تنظیم اسلامی پاکستان

3۔ پروفیسر یوسف عرفان: معروف دانشور اور لکھاری

میزبان: وسیم احمد: نائب ناظم مرکزی شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

تنظیم اسلامی کا تیار کردہ سال نو کا

کیلنڈر 2026ء

......دستیاب ہے......

3 صفحات پر مشتمل شمسی وقمری کیلنڈر- قرآنی آیات کی خوبصورت خطاطی سے مزین،

☆ 4 رنگوں میں دیدہ زیب طباعت ☆ خوبصورت ڈیزائن ☆ عمدہ آرٹ پیپر ☆ سائز 15x20

خصوصی رعایتی قیمت 80 روپے

رفقاء واحباب یہ خوبصورت کیلنڈر خود بھی لیں اور دعوتی نقطہ نظر سے خرید کر احباب میں تحفہ کے طور پر تقسیم کریں

رفقاء واحباب کیلنڈر حاصل کرنے کے لیے اپنے مقامی مراکز سے رابطہ کریں

دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی
23KM ملتان روڈ، چوہنگ، لاہور
فون: 78-(042)35473375
ای میل: markaz@tanzeem.org

مکتبہ خدام القرآن لاہور
36-K، ماڈل ٹاؤن، لاہور 54700
فون: 3-(042)35869501، 0301-1115348
ای میل: maktaba@tanzeem.org

پاکستان کی تقدیر اسلام سے وابستہ ہے

ڈاکٹر ضمیر اختر خان

مسلمان جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے وفادار رہے، دنیا پر اسلامی نظامِ عدل کا بول بالا رہا۔ جب ان کی توجہ دنیا کی طرف ہوگئی تو دنیا والوں نے انہیں اپنا غلام بنا لیا۔ انسان اللہ کے سوا کسی اور کا غلام بن جائے تو اُس کی انسانیت بدل جاتی ہے۔ وہ جو مسجودِ ملائک ہے، غلامی کی وجہ سے جگہ جگہ پیشانی و ناک رگڑتا ہے اور یہ عذاب الٰہی کی ایک صورت ہوتی ہے۔ جب ہم مسلمانوں پر عیاشیاں اور دنیا پرستی غالب آگئیں تو ہم پر پھر عذاب آیا۔ کہیں انگریز آگئے، کہیں فرانسیسی تو کہیں ہسپانوی آگئے۔ پورا عالم اسلام یورپ کی نوآبادیاں بن گیا۔ پہلی جنگ عظیم میں سلطنت عثمانیہ ختم ہوگئی اور اس کا نام ونشان مٹ گیا۔ یہ تین براعظموں پر محیط تھی، پورا شمالی افریقہ، پورا مغربی ایشیا اور مغربی یورپ۔ ایک عظیم مملکت اپنا وجود کھو بیٹھی اور اس کی جگہ چھوٹا سا ملک ترکی باقی رہ گیا۔ اس عظیم سلطنت کی باقیات الصالحات کے بچے کھچے اثرات آج بھی بلغاریہ اور یوگوسلاویہ میں ہیں۔

نوآبادیاتی دور کے خاتمے پر مسلمانوں کو آزادی تو ملی مگر دورِ غلامی کی باقیات السیئات ابھی جا بجا ملتی ہیں۔ قومی ریاست جس کا دوسرا نام وطنی قومیت ہے، پوری آب وتاب کے ساتھ مسلم دنیا پر مسلط ہے۔ کہاں تو "ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے" اور کہاں اب اپنی اپنی سرحدوں کے اندر مقید اپنی اپنی ریاستوں کا دفاع مقدم ہے۔ ایسے میں پوری مسلم دنیا میں پاکستان واحد ملک ہے، جس کی بنیاد میں سوائے اسلام کے کچھ بھی نہیں ہے۔ اسی لیے آج عالم اسلام کی نگاہیں اس ملک پر ہیں۔ آخر کوئی تو وجہ ہے کہ خدام الحرمین نے "حفاظت حرمین" کے لیے پاکستان کو تذویراتی شراکت دار (Strategic Partner) بنایا ہے۔

تاریخ کے اوراق میں بعض لمحے ایسے ہوتے ہیں جو کسی قوم کی تقدیر بدل دیتے ہیں۔ پاکستان آج ایک ایسے ہی دور سے گزر رہا ہے جہاں سیاسی قیادت، عسکری حکمتِ عملی اور سفارتی تدبر نے ملک کو عالمی نقشے پر ابھرتی ہوئی قوت کے طور پر پیش کیا ہے۔ سیاسی اور عسکری قیادت کے درمیان مکمل ہم آہنگی، باہمی اعتماد اور مشترکہ وژن نے پاکستان کو پستیوں سے نکال کر عزت ووقار کی بلند ترین چوٹیوں تک پہنچا دیا ہے۔ آج دنیا پاکستان کو ایک نئے زاویے سے دیکھ رہی ہے۔ اس وحدت فکر وعمل کی وجہ سے پاکستان نے سیاسی وسفارتی میدان میں جو کامیابیاں حاصل کی ہیں، وہ نہ صرف حیران کن ہیں بلکہ عالمی سطح پر پاکستان کے وقار میں بے پناہ اضافے کا باعث بنی ہیں۔ پی ٹی آئی کی محاذ آرائی کے باوجود سیاسی وعسکری قیادت کی مشترکہ کوششوں سے بین الاقوامی سطح پر اعتماد بحال کرنے کی پالیسی، اور دوست ممالک کے ساتھ ازسرِنو مضبوط تعلقات نے پاکستان کو ایک قابلِ اعتبار ریاست کے طور پر متعارف کروایا ہے۔

فیلڈ مارشل عاصم منیر کی عسکری حکمتِ عملی اور بین الاقوامی معاملات میں بصیرت افروز کردار بھی ناقابلِ فراموش ہے۔ عالمی عسکری حلقوں میں ان کی شخصیت کو غیر معمولی وقعت دی جا رہی ہے۔ امریکہ، جو ماضی قریب میں پاکستان سے نظریں چراتا چلا آیا ہے، آج پاکستان کے فیلڈ مارشل کو وہ عزت دے رہا ہے جو تاریخ میں شاذ ونادر ہی کسی پاکستانی جنرل کے حصے میں آئی ہو۔ صدر ٹرمپ فیلڈ مارشل سے ملاقات کرنے کے بعد خطے میں امن کے قیام کے لیے پاکستان کو ایک ناگزیر ملک کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ مئی 2025ء میں پاک بھارت کشیدگی کے دوران پاکستان نے عسکری میدان میں جو شاندار کامیابی حاصل کی، اس نے پوری دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ ترکیہ، چین، آذربائیجان اور متعدد دیگر ممالک نے کھل کر پاکستان کی حمایت کی، جس سے پاکستان کی بین الاقوامی حیثیت مزید مستحکم ہوئی۔ عرب دنیا، جو کچھ عرصہ قبل پاکستان سے فاصلہ رکھے ہوئے تھی، اب پاکستان کی عسکری برتری اور بھارت کو شکست دینے کی صلاحیت کو تسلیم کرتے ہوئے پاکستان کے ساتھ تعلقات کی تجدید پر آمادہ دکھائی دے رہی ہے۔

ایران جیسے خود دار ملک میں پاکستانی پرچم کے ساتھ کیے گئے مظاہرے اس بات کا ثبوت ہیں کہ ملت اسلامیہ پاکستان کا وقار سرحدوں سے کہیں آگے بڑھ چکا ہے۔ ایرانی آرمی چیف کی فیلڈ مارشل عاصم منیر کو ٹیلی فون کرتے ہوئے پاکستان کے جراتمندانہ موقف کی تعریف اور ایرانی پارلیمنٹ میں پاکستانی عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی، ایران و پاکستان تعلقات میں ایک نئے باب کا آغاز ہے۔

یہ بدلتا ہوا منظر نامہ محض اتفاق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اہل پاکستان کو ایک سنہری موقع دیا ہے جس کا بھرپور فائدہ اُٹھایا جائے تاکہ اللہ کی نظرِ عنایت ہم پر قائم رہے۔ بھارت، جو ہمیشہ پاکستان کو عالمی سطح پر تنہا کرنے کی کوششوں میں مصروف رہا ہے، آج خود عالمی تنہائی کا شکار ہو چکا ہے۔ شنگھائی تعاون تنظیم کے وزرائے دفاع اجلاس میں بھارت کا مشترکہ اعلامیے پر دستخط نہ کرنا پاکستان کی بہت بڑی سفارتی فتح اور بھارت کی اخلاقی شکست تھی۔ اسی طرح عالمی ثالثی عدالت کے فیصلے نے پاکستانی موقف کو تقویت دیتے ہوئے بھارت کے منہ پر ایسا طمانچہ رسید کیا ہے جس سے عالمی سطح پر بھارت کی ایک بار پھر سبکی ہوئی ہے جو حکومتِ پاکستان کی سفارتی لحاظ سے بہت بڑی فتح ہے۔

وقت آگیا ہے کہ اب پاکستان اپنی عسکری فتوحات اور سفارتی کامیابیوں کو بنیاد بناتے ہوئے اپنے اصل ہدف جس کے لیے لاکھوں مسلمانوں نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا تھا، اس کی طرف پیش قدمی کرے۔ قیام پاکستان کے فوراً بعد جیسے خود قائداعظم نے ایک طرف سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ کے ذریعے اسلامی نظام کے خدوخال واضح کرنے کے لیے ریڈیو پاکستان پر اُن کی تقاریر کا سلسلہ شروع کروایا تھا تو دوسری طرف علامہ محمد اسد کو اسلامی نظام کا خاکہ ترتیب دینے کے لیے "Department of Islamic Reconstruction" قائم کیا تھا۔ بعدازاں قراردادِ مقاصد کے ذریعے دستورِ پاکستان کی سمت کا بھی تعین کر دیا گیا تھا۔ قائداعظم کی وفات اور لیاقت علی خان کی شہادت کے بعد ملک غلط ہاتھوں میں چلا گیا اور اصل مقصد نظروں سے اوجھل ہوتا گیا، جس کی سزا ہمیں اس طرح ملی کہ دنیا کے نقشے پر اسلام کے نام پر بننے والا سب سے بڑا ملک دولخت ہوگیا۔ اب بلاتاخیر تلافی مافات کی کوشش کا آغاز کیا جائے کیا عجب اللہ ہمیں وہ مقام عطا کر دے جس کا خواب علامہ اقبال نے دیکھا تھا۔ انہوں نے 1930ء میں اپنے خطبہ الٰہ آباد میں فرمایا تھا کہ اگر پاکستان بن گیا تو "اسلام کے لیے یہ ایک موقع ہوگا کہ عرب ملوکیت کے تحت اس پر جو پردے پڑ گئے تھے اُن سے چھٹکارا حاصل کر سکے اور اپنے قوانین، تعلیمات اور ثقافت کو اپنی اصل روح کے ساتھ روحِ عصر سے ہم آہنگ کر سکے۔" انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ علیحدہ ملک میں ہم اسلام کی خالص تعلیمات پیش کریں گے۔ فرماتے ہیں: "عرب دورِ ملوکیت میں اسلام کے چہرے پر جو بدنما داغ دھبے پڑ گئے تھے ہمیں موقع مل جائے گا کہ انہیں ہٹا کر اسلام کا روشن چہرہ لوگوں کو دکھا سکیں۔"

اقبال کے بقول اب دنیا تو اسلام کو ملوکیت کے آئینے میں دیکھتی ہے کہ یہی اسلام ہے، جبکہ اس میں تو کوئی شے ایسی نہیں ہے جو کسی قوم کو اسلام کی طرف کھینچ سکے۔ چنانچہ دورِ ملوکیت سے پہلے دَور سے اقبال کی مراد خلافتِ راشدہ ہی ہے، اگرچہ اُنہوں نے خلافتِ راشدہ کا نام نہیں لیا اور اس میں بھی اقبال نے بڑی حکیمانہ بات کی ہے کہ اس زمانے کے جو تقاضے ہیں ان کے مطابق اجتہاد کے دروازے کھول کر یہاں پر خلافتِ راشدہ کی طرز کا نظام قائم کیا جائے۔

معیشت کی بحالی ہو یا اندرونی خلفشار اس کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظام کی تنفیذ کا آغاز کیا جائے۔ حال ہی میں دستور میں 27ویں آئینی ترمیم کی گئی ہے۔ اس میں صدر پاکستان اور چیف آف ڈیفنس سٹاف کے لیے استثناء (Immunity) جیسی خلاف اسلام شقیں

ڈالی گئی ہیں۔صدر کے لیے تو پہلے ہی استثناء کی شق موجود تھی جس کے خلاف وقتاً فوقتاً آوازیں اُٹھتی رہی ہیں۔اب اس میں جو اضافہ کیا گیا ہے اس کی ہرگز ضرورت نہیں تھی۔ فیلڈ مارشل حافظ سید عاصم منیر افواج پاکستان کے سربراہ ہونے کی وجہ سے تقریباً تمام دفاعی اختیارات کے حامل ہیں۔اس کے باوجود استثناء کا حصول سمجھ سے بالا ہے۔فیلڈ مارشل صاحب ماشاءاللہ حافظ قرآن ہیں اور اپنی تقاریر میں کثرت سے قرآن سے استدلال کرتے ہیں۔ہم توقع رکھتے ہیں کہ وہ 27ویں ترمیم میں دیئے گئے استثناء کو واپس کرتے ہوئے حکومت سے تقاضا کریں گے کہ وہ 26ویں اور 27ویں ترامیم کی کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے 28ویں ترمیم لائے جس میں دستور کی اسلامی حیثیت کو بالا کرنے کے لیے:

1۔قراردادِ مقاصد (دفعہ 2۔الف) کو پورے دستور پر حاوی قرار دیا جائے!

2۔دفعہ 227 کو دفعہ 2۔ب کی حیثیت سے قراردادِ مقاصد سے ملحق کر دیا جائے اور اسلامی نظریاتی کونسل کی پیش کردہ سفارشات کو مرحلہ وار عملی جامہ پہنانے کا آغاز کیا جائے۔

3۔فیڈرل شریعت کورٹ کو زیادہ مستحکم کیا جائے اور اس کے لیے:

i. اس کے دائرہ کار پر عائد جملہ تحدیدات کو ختم کر دیا جائے!

ii. اس کے کئی بنچ تشکیل دیئے جائیں اور اس مقصد کے لیے موجودہ اسلامی نظریاتی کونسل میں شامل جید علماء کرام کی خدمات حاصل کی جائیں!

iii. اس کے جج صاحبان کی شرائط ملازمت اور مراعات ہائی کورٹ کے ججوں کے مساوی کی جائیں!

اگر یہ ہو جائے تو اسلامی نظام کے قیام اور شریعت کے نفاذ کا عمل ہموار اور تدریجی طور پر آگے بڑھ سکے گا۔واضح رہے کہ اس وقت پاکستان کو عالمی سطح پر جو مقام ملا ہے، اسے برقرار رکھنے کے لیے ہمیں اللہ کی مدد کی شدید ضرورت ہے۔اور ان شاءاللہ العزیز پاکستان کے عوام کی انفرادی ''توبہ'' کے ساتھ ساتھ اس دستوری اور آئینی ''توبہ'' سے پاکستان کے وجود کے لیے کوئی خطرہ نہیں رہے گا۔اس امر کی urgency کے پیش نظر اس مقصد کے لیے ایک 28ویں دستوری ترمیم کا بل پیش کیا جائے۔پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں بیٹھے سب لوگوں کو اللہ اس ترمیم کی تائید کی توفیق عطا فرما دے تو اس طرح ملت اسلامیہ پاکستان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت برسنا شروع ہو جائے گی، اور پاکستان کا نام دنیا میں عزت و وقار کے ساتھ ابھر کر سامنے آئے گا۔ پاکستان کو عالمی طاقتوں کی نظر میں ایک فیصلہ کن حیثیت حاصل ہو جائے گی۔ان شاءاللہ۔ یہ محض ایک قوم کا عروج نہیں، بلکہ تاریخ کی نئی تعبیر سامنے آئے گی اور پاکستان مسلمانانِ عالم کی عزت، وقار اور سربلندی کی علامت بن جائے گا۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز

۞۞۞

کارِ تریاقی

ہے کون کتنے تیل میں!

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

اسرائیل کی ملک در ملک امریکی چھتری تلے غارت گری دیکھتے (غزہ، مغربی کنارہ، لبنان، شام، ایران، قطر) تیسرا سال چل رہا ہے۔امریکہ نے نام نہاد جنگ بندی غزہ میں کروا کر، امن پلان تھما کر اپنے اگلے ایجنڈوں کی راہ لی۔اب اسے بھی تو کچھ حملے کرنا لازم تھے۔مثلاً نائیجیریا پر بمباری۔ سیاسی ضرورت کے تحت اپنے ہاں دائیں بازو کے انتہا پسندوں کی خاطر عیسائیت کے نام پر لگے ہاتھوں 25 دسمبر کو 'کرسمس کا تحفہ' کہہ کر اچانک سمندر سے کروز میزائل دے مارے، شمالی نائیجیریا پر (مسلم اکثریتی علاقہ)۔یہ یلغار تنقید کا نشانہ بنی۔کہاں لگے کہاں گرے سب متنازعہ تھا۔پس منظر واضح رہے کہ شمالی نائیجیریا میں مسلم اکثریتی بنیاد پر نفاذ شریعت اور اسلامی عدالتوں کا قیام ہوا تھا۔ 1999ء میں ایک ریاست (صوبہ) سے شروع ہو کر دیکھتے ہی دیکھتے 2000ء میں 12 صوبوں تک پھیل گیا۔ اس سے غیر معمولی امن و استحکام آیا۔(طویل کہانی جس کا یہاں تذکرہ ممکن نہیں۔) اگرچہ دو دہائیوں بعد تک آج بھی اس کے گہرے اثرات نائیجیریا کے معاشرتی، قانونی، سیاسی اعتبار سے موجود ہیں۔تاہم اس تحریک کو کچلنے کے نتیجے میں یہ علاقہ لاقانونیت، بدامنی کی زد میں آ گیا جس سے مسلم اور عیسائی یکساں طور پر متاثر ہوئے۔مجرم جتھوں نے اغوا برائے تاوان کیا۔مسلمان خواتین اور بچیاں بھی اغوا ہوئیں مگر یہ خبر دبی رہی۔ جبکہ ایسے ہی ایک حملے میں مشنری سکول اور گرجے کے نشانہ بننے پر خوب تشہیر کی گئی۔ٹرمپ نے موقع غنیمت جان کر عیسائیت بچانے کا فریضہ (بزعمِ خود) سنبھال کر حملہ کر ڈالا۔ایسی مزید بمباریوں کے ارادے کا اظہار کیا جس پر عیسائیوں نے بھی اس کے مؤقف کو رد کیا۔ باوجودیکہ یہاں عیسائی مسلم مسئلہ نہ تھا مگر کمزور حکومت پر دباؤ ڈال کر یہ بیان دلوایا کہ یہ اُن کی حکومت کے ایماء پر کیا گیا۔

اسی دوران امریکہ آنے والی بڑی جنگوں (گریٹر اسرائیل) کی تیاری میں جنوبی، لاطینی امریکہ کے لیے اپنے بڑے ارادوں کی تکمیل چاہتا تھا۔جنگوں کے لیے ایندھن (تیل) درکار ہے جو وینزویلا کے پاس بے پناہ ہے۔سو مستقل وینزویلا سے منشیات کی آڑ میں کشتیوں پر امریکی حملوں کا ایک تسلسل چل نکلا۔2025ء کی رپورٹ میں ستمبر تا 12 دسمبر امریکہ نے 22 حملے کیے۔ 100 سے زائد افراد مارے گئے۔بلا شواہد دعویٰ رہا منشیات کی ترسیل کا۔تا آنکہ 3 جنوری کو وینزویلا کے دارالحکومت کراکس پر کئی حملے کیے۔ 40 گارڈ (بمعہ 32 کیوبا کے) ہلاک کر کے، صدر مادورو اور ان کی بیوی کو اغوا برائے تاوان کی جدید ترین عسکری مہم میں نیویارک لے آئے۔

کس میں جرأت ہے کہ پوچھے ہم سے حملے کا جواز
بس مفاد اپنا ہمیں منظور ہے اس کھیل میں
کتنے پانی میں ہے کوئی یہ نہیں ہم دیکھتے
دیکھتے ہیں صرف یہ ہے کون کتنے تیل میں

سو وینزویلا سے فی الوقت تو دنیا کے سب سے بڑے تیل کے ذخیرے کے مالک ہونے کے جرم پر تاوان درکار ہے۔ٹرمپ کی زبان میں 'پورا ملک ہی ہم خود آ کر چلائیں گے...... بندے بن جاؤ!' کا مطالبہ ہے۔کہا ہے کہ اتنے بڑے ذخیرے کی درست دیکھ بھال نہیں ہو رہی۔آ کر ہم مرمت کریں گے (تمہارے علاوہ) اس پوری صنعت کی۔اور اسے بیچیں گے بھی دنیا میں۔یہ عراق پر حملے ہی کی طرز پر کیا گیا ہے۔(وہاں بہانہ عام تباہی کے ہتھیار تھے، نشانہ مسلم آبادی اور تیل کا تھا۔) امریکہ نے کئی ماہ کی تیاری کے بعد 150 جیٹ طیارے، 20 عسکری ہوائی اڈوں سے اڑا کر یہ آپریشن کیا۔جسے ٹرمپ نے فخریہ امریکی تاریخ میں فوجی قوت کا مبہوت کن، مؤثر ترین مظاہرہ کہا۔

پوری دنیا ایک مرتبہ پھر چلا اٹھی استعماریت کی اس نئی تکنیک اور لہر پر۔اگرچہ امریکہ اس وقت دو زبانیں بول رہا ہے۔ایک ٹرمپ کی نیتن یاہوی زبان ہے۔تکبر، رعونت، دھونس دھمکی کی۔دوسری زبان سٹیٹ سیکرٹری روبیو کی، صدر کی جلائی آگ پر پانی چھڑکنے کی زبان۔ گاجر اور ڈنڈا دونوں۔یاد رہے کہ امریکہ پر کبھی حملہ نہ ہوا۔مگر امریکہ نے 250 سال سے کم عرصے میں 100 ممالک پر حملہ کیا۔

اب کہانی پھر وہی ہے کہ عوام دنیا بھر میں امریکہ

کے خلاف مظاہرے کر رہے ہیں۔ خود امریکہ کے شہر، شہر مظاہرے جاری ہیں اس بھاری دہشت گردانہ، بین الاقوامی قوانین کے پرخچے اڑاتی واردات پر۔ یوں گویا وہ آئین وقانون کی پابند ایک سپر پاور نہ ہو، کچے کے ڈاکوؤں کا جتھا ہو! امریکی صدر کو بیوی سمیت اٹھا کر اپنے ڈیرے پر لا ڈالنے والا۔ سینیٹر برنی سینڈرز نے اس حملے پر شدید تنقید کی ہے: 'امریکی صدر کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ یک طرفہ ملک جنگ میں دھکیل دے (کانگریس سے بالا بالا)۔ خواہ وہ کرپٹ اور ظالم آمر مادورو ہی کیوں نہ ہو۔ نہ ہی امریکہ کو یہ حق ہے کہ وہ وینزویلا پر حکومت کرے۔ کانگریس فوری طور پر 'جنگی اختیارات' کی قرارداد پاس کر کے یہ غیر قانونی فوجی کارروائی ختم کر کے اپنی آئینی ذمہ داری ادا کرے۔ بین الاقوامی قانون کی یہ خلاف ورزی کسی بھی قوم کو یہ کھلی چھٹی دے گی کہ جو ملک جہاں چاہے کسی بھی دوسرے ملک پر حملہ کر کے اس کے وسائل پر قبضہ کر لے یا حکومتیں بدل دے۔ یہ طاقت کی خوفناک منطق ہے جو پوٹن نے یوکرین حملے پر استعمال کیا۔ وینزویلا کے تیل ذخائر کنٹرول کرنے کے حق کا (ٹرمپ کا) دعویٰ، واضح استعماریت ہے۔ امریکی عوام کے معاشی حالات کی ابتری کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ صدر ملکی پریشانیوں کی فکر کرے بجائے باہر مہم جوئیاں کرنے کے۔ وہ اپنا ملک چلانے سے قاصر ہے، وینزویلا چلانے کی کوشش نہ کرے!' یہ نصیحت آج سبھی حکمرانوں کو کرنے کی ہے۔ تجھ کو پرائی کیا پڑی۔ اپنی نبیڑ تو! ایک سابق امریکی فوجی جو عراق، افغانستان سے ہڈیاں تڑوا کر آیا تھا غصے سے پاگل ہوا سڑک پر نکل کر پولیس کے درپے ہو گیا۔ اونچا، لمبا پولیس کو مارنے دوڑ رہا تھا اور وہ بچتی پھر رہی تھی۔ 'تم اربوں ڈالر اسرائیل کو بھیجتے ہو، ادھر سابق امریکی فوجی بے گھر، خودکشیاں کر رہے ہیں۔ امریکہ ناکام ریاست ہے۔ 17 سال سروس کے بعد بیمار، خوار کاٹ کھانے کو تھا! یہی حال عین اسرائیلی فوجیوں کا ہے جو معذور، نفسیاتی مریض ہوئے، خودکشیاں کرتے اپنی حکومت کو برا بھلا کہتے نہیں تھکتے جو یہ سب حکمران اپنے اقتدار، دولت کے پیچھے لگے دنیا کو جہنم زار بنا رہے ہیں۔

روس کے علاوہ چین نے اس حملے کو بین الاقوامی قوانین اور یو این چارٹر کی صریح خلاف ورزی قرار دیا۔ وینزویلا کے صدر اور بیوی دونوں کو فوراً رہا کرنے اور ان کی سلامتی یقینی بنانے کو کہا۔ حکومت الٹانے سے باز رہ کر بات چیت سے مسائل حل کرنے کی تاکید کی۔ چین خود بھی وینزویلا کے تیل کا بڑا خریدار ہے۔ مگر وہ تیل خریدتا ہے، لوٹتا، ڈاکہ نہیں ڈالتا! اس کے تجارتی مفادات جنوبی امریکہ (اور خطے) میں ہیں۔ اس سے چین، امریکہ تعلقات میں تناؤ بڑھے گا۔

دنیا بھر میں برپا کردہ افراتفریاں، مظلوم فلسطینیوں سے توجہ ہٹا رہی ہیں۔ جب کہ اسرائیل اپنی ظالمانہ کارروائیوں میں جاری وساری ہے۔ موسمی شدتوں میں ڈوبے ٹھٹھرتے فلسطینیوں کی مددگار، 370 این جی اوز پر اسرائیل نے مزید پابندیاں لگا کر امدادی راستے بند کر دیئے ہیں نئے قوانین کے بہانے۔ اس کا فوری نوٹس لینے کی ضرورت ہے۔ یورپ اور دنیا بھر کے عوام فلسطین کے ساتھ اب وینزویلا کے جھنڈے لہرانے، مظاہرے کرنے میں مصروف ہیں۔

برطانیہ، فرانس کے حکمران امریکہ اسرائیل سے پیچھے کیوں رہیں؟ سو ان دونوں ممالک نے شام میں داعش کے ٹھکانوں، ہتھیاروں کے ذخیرے پر حملے کا فرض ادا کیا۔ ان کے مطابق یہ امریکی قیادت میں 'آپریشن عزم لازم' کا اسلامک سٹیٹ کے خلاف کیا گیا اقدام تھا، تاکہ یہ گروپ دوبارہ نہ ابھر سکے۔ احمد الشرع جو خود پہلے جہادی تھا۔ (اب تائب ہو کر بڑی طاقتوں کا مصاحب بن گیا ہے!) وہ بھی شام کا تحفظ چاہتا ہے۔ (اور اُس نے برطانیہ فرانس کو ٹھیکہ دیا ہے؟) امریکہ بھی حال ہی میں ان کے درجنوں نشانے لے چکا ہے۔ (اے ایف پی رپورٹ)۔ سو اب چودھریوں اور ان کے مصاحبوں کے عزائم کے رحم وکرم پر عوام الناس کی دنیا بھلی بری جیسی گزرے! تاہم ابابیلیں اپنے حصے کے کنکر لیے دنیا بھر میں (چیونٹیوں کی طرح) قطار اندر قطار جتی ہوئی ہیں۔ اس ظالمانہ کھوکھلے نظام کا کھایا ہوا بھوسہ تو بنے گا باذن اللہ!

وینزویلا پر حملے کے لیے امریکہ کو بے پناہ تیاری کرنی پڑی۔ اس کے گھر جیسا گھر بنا کر تربیت طویل عرصہ دی گئی! حماس اور طالبان نے بڑی طاقتوں کا اپنی بے سروسامانی کے باوجود جنگوں میں بھوسہ بنا دیا۔ حماس سے لڑواتے، امریکہ کے ہتھیار ختم ہو گئے! فی الوقت تو دنیا تیل دیکھے اور تیل کی دھار دیکھے! ❀❀❀

رفقاء متوجہ ہوں ان شاءاللہ

''مسجد تقویٰ متصل پولیس چوکی گرین ٹاؤن، جمال پور روڈ، گجرات (حلقہ گوجرانوالہ)'' میں

17 تا 23 جنوری 2026ء (بروز ہفتہ بعد نماز عصر تا بروز جمعۃ المبارک 12 بجے)

مبتدی وملتزم تربیتی کورس کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:

☆ اسلام کا انقلابی منشور ☆ جہاد فی سبیل اللہ ☆ تنظیم اسلامی کی دعوت سہ ورقہ (عملی مشق)

زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔

اور

23 تا 25 جنوری 2026ء (بروز جمعۃ المبارک بعد عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

ذمہ داران ریفریشر کورس کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ منہج انقلاب نبوی ﷺ، تصادم کا مرحلہ اوّل، صبر محض، عدم تشدد اور اعادہ سابقہ مذاکرہ

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0334-4600937/053-3600937

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت: 78-35473375(042)

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کا 53واں سالانہ اجلاس عام

رپورٹ: مرتضیٰ احمد اعوان

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کا 53 واں سالانہ اجلاس قرآن آڈیٹوریم میں 21 دسمبر 2025 کو منعقد ہوا جس میں مرکزی انجمن کے اراکین نے شرکت کی۔ صبح ساڑھے 10 بجے چائے سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ پروگرام کا آغاز صبح 11:00 بجے ہوا۔ ناظم اعلیٰ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور محترم حافظ عاطف وحید نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ تلاوت قرآن مجید کی سعادت محترم قاری احمد ہاشمی نے حاصل کی۔

ناظم اعلیٰ نے اپنے افتتاحی کلمات میں فرمایا کہ 1972ء میں صدر موسس ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی سرکردگی میں کل 13 افراد نے بطور موسسین اس سفر کا آغاز کیا تھا۔ ان حضرات کی مخلصانہ کوششوں کے باعث آج 53 برس کے بعد بھی یہ قافلہ اپنی منزل کی جانب دامے درمے قدمے سخنے گامزن ہے۔ ان 13 موسسین میں سے 12 حضرات بشمول میر کارواں اپنی حقیقی منزل کو پہنچ چکے ہیں۔ رجوع الی القرآن کی اس تحریک سے ہماری نسبت ڈاکٹر صاحبؒ کے ذریعے قائم ہوئی ہے۔ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے قیام سے قبل کئی برس لاہور میں ان کے دروس قرآن کا سلسلہ جاری رہا' جس کے بعد 1972ء میں انہوں نے یہ انجمن قائم کی۔ انجمن کے دستور اور اغراض و مقاصد کے مطابق ڈاکٹر صاحبؒ نے تعلیم و تعلم قرآن کا سلسلہ تاحیات جاری رکھا اور آخری دم تک بطور صدر موسس کام کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ آمین!

مرکزی انجمن خدام القران لاہور سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860ء کے تحت جوائنٹ سٹاک کمپنیز میں ایک ناٹ فار پرافٹ آرگنائزیشن کے طور پر رجسٹرڈ ادارہ ہے۔ گزشتہ سال کے دوران ایف بی آر کے تقاضا کرنے پر ایک آزاد نیم سرکاری ادارے پاکستان سینٹر فار فلانتھراپی نے ہمارے ادارے کی کارگزاری اور شفافیت کی تفصیلی جانچ پڑتال کی۔ ہمارے ہر ہر کام' ہر ہر شعبے کا جائزہ لیا اور پائی پائی کا حساب چیک کیا۔ بحمداللہ' ان کی طرف سے

"Certificate for demonstrating excellence and leadership as per NPO evaluation standards notified by FBR"

جاری ہوا۔ اسی طرح رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنیز کی طرف سے بار بار تقاضا کیا جاتا رہا کہ ہم پنجاب چیریٹی کمیشن (PCC) کے پاس بھی لازماً رجسٹر ہوں۔ سرکاری اداروں میں گوناگوں تقاضے پورا کرنے کے لیے فائلوں کو پہیے لگانے پڑتے ہیں اور یہ آپشن ہمیں میسر نہیں ہے۔ چنانچہ ہمیں مشکلات کا بھی زیادہ سامنا کرنا پڑا۔ اللہ کے فضل و کرم سے اور خاص طور پر ہمارے اکاؤنٹنٹ محترم عمران صابر کی محنتوں سے یہ کوہ ہمالیہ بھی سر ہو گیا اور پنجاب چیریٹی کمیشن سے بھی رجسٹریشن سرٹیفکیٹ موصول ہو گیا ہے۔ اس پر میں تمام اراکین انجمن کو مبارک باد دیتا ہوں۔

اس کے بعد نائب مدیر عمومی جناب محمد یونس نے گزشتہ اجلاس کی کارروائی پڑھ کر سنائی جس کی تمام اراکین نے توثیق فرمائی۔

ناظم اعلیٰ نے مختلف شعبہ جات کا خاکہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت انجمن میں تین عنوانات کے تحت کام ہو رہا ہے' یعنی نشر و اشاعت' تعلیم و تربیت اور اکیڈمک ورک۔

نشر و اشاعت کے ضمن میں آج کل کے دور میں پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا کے ساتھ سوشل میڈیا بھی ہے۔ پرنٹ میڈیا کے لیے مواد ہمارے شعبہ مطبوعات میں تیار ہوتا ہے جس میں کتابیں اور جرائد شامل ہیں۔ میثاق' حکمت قران' ندائے خلافت اور ایک خبر نامہ انجمن شائع ہوتے ہیں۔ خبر نامہ صرف اراکین انجمن کو ارسال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کتابوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ ان کی ری پرنٹنگ بھی ہوتی ہے اور نئی کتابیں بھی منصۂ شہود پر لائی جا رہی ہوتی ہیں۔ الیکٹرانک میڈیا سے متعلق کام ہمارا شعبہ سمع و بصر جناب آصف حمید کی نگرانی میں سرانجام دیتا ہے۔ ڈاکٹر صاحبؒ کی تمام تقاریر اور خطابات کا ریکارڈ موجود ہے۔ اس کو ڈیجیٹلائز کرنا اور مختلف انداز سے لوگوں کے سامنے پیش کرنا اس شعبے کا کام ہے۔ سوشل میڈیا کا میدان نہایت وسیع ہو گیا ہے اور روز بروز نئے سے نئے معاملات سامنے آ رہے ہیں۔

ناظم شعبہ سمع و بصر جناب آصف حمید نے اپنے شعبہ کی کارگزاری بیان کرتے ہوئے کہا کہ بانی و صدر موسسؒ کے خطابات کی ڈیجیٹائزیشن کا کام تکمیل کے قریب ہے۔ ان کے شارٹ کلپس بنانا کافی چیلنجنگ اور محنت طلب ہے۔ سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر کام ہو رہا تھا۔ کئی چینلز اور پیجز بنائے ہوئے تھے۔ تین سال پہلے یوٹیوب پر ہمارا ایک بہت بڑا چینل جو 30 لاکھ سبسکرائبرز کا تھا' اسرائیلی لابی نے ٹرمینیٹ کروا دیا' اس لیے کہ اس پر اینٹی سیمٹک (anti-semitic) مواد تھا۔ ہم نے درخواست کی کہ یہ تو سارا ایجوکیشنل کنٹینٹ ہے لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ جیسے جیسے سوشل میڈیا ترقی کر رہا ہے اسی طرح پس پردہ ان کا ایلگوریدم کام کر رہا ہوتا ہے۔ آرٹیفیشل انٹیلی جنس بھی بڑی خطرناک حد تک ترقی کر رہی ہے اور اب اس قابل ہو چکی ہے کہ کسی انسانی مدد کے بغیر وہ خود کھوج لگا لیتی ہے کہ اسرائیل یا یہودیوں کے خلاف کہیں پر بھی کوئی مواد ہے تو اس کی نشان دہی کر کے اسے حذف کر دیا جائے۔ اس وقت یوٹیوب کے علاوہ انسٹاگرام' فیس بک' ٹویٹر' ٹک ٹاک' ساؤنڈ کلاؤڈ اور پن ٹرسٹ کے اوپر ہمارے ماہانہ ویوز تقریباً چھ کروڑ سے اوپر ہیں۔ ڈاکٹر صاحبؒ کو تمام طبقات کے لوگ سن رہے ہیں۔ 2025ء میں ہمارے 15 چینلز کو سٹرائیک ڈاؤن کر دیا گیا۔ ہم نے نئے چینل بنانے شروع کیے۔ اب ہم ان پر مواد اپ لوڈ کر رہے ہیں۔ ایک ویب سائٹ بنائی گئی ہے' drisrar.com ' جس کے اوپر سارا مواد ڈال دیا ہے۔ دوسرا چیلنج یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کے ذریعے فیک ویڈیوز بننی شروع ہو گئیں' کیونکہ ڈاکٹر صاحب کی ویڈیوز میں ایڈورٹائزمنٹ کا ریٹ بہت زیادہ ہے۔ ہم فیک ویڈیوز بنانے والے بہت سے چینلز کو سٹرائیک ڈاؤن کرتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ چالاکی سے فیک ویڈیوز بنا رہے ہیں۔ ہم نے پی ٹی اے سے بھی رابطہ کیا ہے اور ایف آئی اے سائبر کرائم کو بھی درخواست دی ہوئی ہے کہ ان چینلز کے خلاف کارروائی کی جائے۔

شعبہ مطبوعات کے مدیر جناب حافظ خالد محمود خضر ناسازیٔ طبع کے باعث اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے' لیکن انہوں نے اس موقع کے لیے ایک تحریر مرتب کر رکھی تھی۔

شعبہ مطبوعات قرآن اکیڈمی کا انتہائی اہم شعبہ ہے' جس کے تحت تین سیکشنز کام کر رہے ہیں: (1) تصنیف و تالیف اور ترتیب و تسوید سیکشن (2) کمپوزنگ اور ڈیزائننگ سیکشن (3) پرنٹنگ سیکشن۔ یہ تینوں سیکشنز باہم دگر مربوط ہیں اور شعبہ کا تمام کام باہمی تعاون اور ٹیم ورک کے جذبے سے بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔

شعبہ مطبوعات کے زیر انتظام تین جرائد ماہنامہ میثاق' سہ ماہی حکمت قرآن اور ہفت روزہ ندائے خلافت شائع ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہفت روزہ ندائے خلافت سے متعلق معاملات مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی کے زیر انتظام دیکھے جاتے ہیں۔ دیگر دو جرائد کے ادارتی امور' مثلاً مضامین کی تالیف اور ایڈیٹنگ' داعی رجوع الی القرآن محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے دروس و خطابات کے علاوہ امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ

اور دیگر حضرات کے اہم خطابات کو صفحۂ قرطاس پر منتقل کر کے تحریری شکل میں مرتب اور مدون کرنا اور ان میں مذکور احادیث کی تخریج وغیرہ' نیز قابل اشاعت مضامین کی ایڈیٹنگ' کمپوزنگ' پروف ریڈنگ اور اس نوعیت کے دیگر بہت سے امور مرکزی شعبہ نشر واشاعت تنظیم اسلامی کی معاونت کے ساتھ اس شعبہ کی ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔ اسی طرح کمپوزنگ اور ڈیزائننگ سیکشن میں بھی عہد حاضر کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر کام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پرنٹنگ کا معیار قائم رکھنے کے لیے کڑے پیمانے طے کیے گئے ہیں۔ ضخیم کتابوں خاص طور پر بیان القرآن کی طباعت اور بائنڈنگ کے بعد پریس ہی میں ان کا ایک ایک نسخہ چیک کرنے کے بعد ادارے میں لایا جاتا ہے۔

مکتبہ خدام القرآن کے زیر اہتمام شائع ہونے والی جملہ کتب (نئی یا پرانی) کی تیاری اور ان کی اشاعت کی تمام تر ذمہ داری بھی اسی شعبے پر ہے۔ چنانچہ شعبہ مطبوعات نئی کتابوں کی ترتیب وتدوین' ان میں شامل قرآنی آیات اور احادیث کے متون' تراجم اور حوالہ جات کی صحت کے اہتمام' پرانی کتابوں کی حسب ضرورت نظر ثانی اور ایڈیٹنگ کے بعد نئی کمپوزنگ اور نئے ایڈیشنز کی اشاعت کے وقت اُن کی اغلاط کی ممکنہ تصحیح کے بعد' ان کے نئے دیدہ زیب سرورق بنانے جیسے جملہ امور بحسن وخوبی انجام دے رہا ہے۔ اس وقت شعبہ مطبوعات کے زیر اہتمام 200 سے زائد کتب شائع ہو رہی ہیں۔ تصحیح عبارت اور زبان وبیان کی سلاست کے اعتبار سے ہماری کتابوں اور رسائل وجرائد کا ایک خاص معیار ہے جس کی بنا پر ہمارا اشاعتی ادارہ ملک کے دوسرے اداروں سے ایک ممتاز مقام رکھتا ہے۔ فللہ الحمد والمنۃ!

ناظم اعلیٰ جناب حافظ عاطف وحید نے مزید شعبہ جات کی کارگزاری کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ مکتبہ خدام القرآن کا کام الحمدللہ بہت بڑھ گیا ہے جس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ اب ای کامرس کے کچھ ٹولز بھی استعمال کیے جا رہے ہیں۔ مکتبہ کی سیل کے اعداد وشمار بہت عمدہ ہیں۔ 2022-23ء میں دو کروڑ 76 لاکھ کی سیل ہوئی تھی۔ 2023-24ء میں یہ بڑھ کر 37 ملین کو پہنچ گئی اور اب 2024-25ء میں یہ 4 کروڑ 40 لاکھ ہے۔ اس شعبہ کی بہترین کارکردگی میں اللہ کے فضل کے بعد مکتبہ کے مینیجر جناب شاہد ندیم صاحب کی خصوصی کاوشیں شامل ہیں۔ الحمدللہ!

تعلیم وتربیت کا کام شعبہ تحقیق کے تحت ہوتا ہے' جس کے کئی گوشے ہیں۔ ان میں سے ایک قرآن کالج ہے۔ 2017-18ء میں ایک قطعہ زمین شرق پور میں خریدا گیا تھا۔ ہم کوششوں میں لگے ہوئے ہیں اور مختلف لوگوں سے تعاون کی درخواست بھی کی گئی ہے۔ سردست تقریباً پونے آٹھ کروڑ کے قریب ہم نے فنڈ ریزنگ کی تھی۔ پہلے مرحلے میں ہاسٹل بلاک کا ایک فلور تعمیر کرنا ہے اور میس کی بلڈنگ بنائیں گے۔ اس کے لیے تقریباً 13 کروڑ کی رقم درکار ہے۔

رجوع القرآن کورسز پارٹ ون' پارٹ ٹو کا سلسلہ بھی بغیر کسی تعطل کے جاری ہے۔ موجودہ batch میں 35 کے قریب مرد اور تقریباً 30 خواتین ہیں۔ شام کے اوقات میں فہم دین کورس اور تعلیم الاسلام کورس بھی چل رہے ہیں۔

خط وکتابت کورسز کے ناظم جناب آصف شیخ بہت دلچسپی اور محنت کے ساتھ اس کام کو بڑھا رہے ہیں۔ اس سال تقریباً چار ہزار افراد نے رابطہ کیا اور 940 افراد نے ان کورسز میں داخلہ لیا ہے۔ الحمدللہ!

شعبہ تحقیق کے تحت تنظیم ڈیجیٹل لائبریری قائم ہے۔ اس کی ویب سائٹ بھی ہے اور ایپ بھی۔ اس پر ڈاکٹر صاحبؒ کا سارا مواد ڈیجیٹل فارم میں موجود ہے' جسے سرچ بھی کیا جا سکتا ہے۔ حافظ احمد یارؒ کی 'لغات واعراب قرآن' کو کتابی صورت میں مکتبہ فیصل نے شائع کیا ہے۔ ''حافظ احمد یار ڈاٹ کام'' پر ان کے مکمل دروس ہیں جو سب کے سب شامل کر دیئے گئے ہیں۔

ہر اتوار کو صدر انجمن جناب ڈاکٹر عارف رشید درسِ قرآن اور ڈاکٹر رشید ارشد درسِ حدیث دیتے ہیں۔

اس سال بھی رمضان المبارک میں دورۂ ترجمہ قرآن منعقد ہوا' جس کی ذمہ داری محترم حافظ عاطف وحید نے ادا کی۔ خواتین کا شعبہ بھی الحمدللہ بہت متحرک ہے اور ان کے ہفتہ وار' ماہانہ تعلیمی وتربیتی پروگرامز جاری ہیں۔

ناظم بیت المال جناب عمر شکیل نے حسابات کی سمری پیش کی۔

قرآن اکیڈمی ملتان کے ناظم جناب شکیل اسلم نے انجمن خدام القرآن ملتان کی کارگزاری بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ملتان میں تین کیمپس کام کر رہے ہیں۔ صبح اور شام کے اوقات میں کورسز چل رہے ہیں۔ اتوار کے دن بچوں کے لیے مطالعہ قرآن حکیم کی کلاس ہوتی ہے۔ مین کیمپس میں رجوع الی القرآن کورس کا پارٹ ون کروایا جا رہا ہے۔ بہاؤالدین زکریا کیمپس میں قائم شعبہ حفظ میں اس وقت 38 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہ مدرسہ وفاق المدارس کے ساتھ رجسٹرڈ بھی ہو چکا ہے۔ گزشتہ سال دورہ ترجمہ قرآن تینوں کیمپسز میں ہوا تھا۔ ملتان سے تقریباً 90 کلومیٹر دور میاں چنوں شہر میں بھی ایک قرآن اکیڈمی کی تعمیر کا کام شروع ہوا ہے۔

انجمن خدام القرآن جھنگ کے رکن شوریٰ جناب ابراہیم مختار فاروقی نے ادارے کی کارگزاری بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دروس قرآن چل رہے ہیں اور 25 روزہ مختصر کورسز بھی ہو رہے ہیں۔ ماہنامہ ''حکمت بالغہ'' بھی باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے' البتہ تحقیق قرآنی کے کام میں بہتری کی بہت گنجائش موجود ہے۔

انجمن خدام القرآن سرگودھا کے نمائندے جناب مہر مقبول حسین نے اپنی انجمن کی کارگزاری بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رمضان المبارک کے دوران جامع القرآن میں دورہ ترجمہ قرآن' نماز تراویح اور اعتکاف کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ روزانہ 60 تا 90 افراد نے شرکت کی اور 14 افراد نے اعتکاف کیا۔ 2024ء میں دو فہم دین کورسز منعقد کیے گئے' جن میں مجموعی طور پر 73 شرکاء نے شرکت کی۔ ہفتہ وار درس قرآن ہر جمعہ بعد از مغرب جامع القرآن میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ روزانہ نماز عصر کے بعد درس حدیث کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ مکتبہ ولائبریری بھی فعال ہے۔ لوگوں کی خواہش پر محلے کی ایک مسجد میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا سات جلدوں والا بیان القرآن شروع کیا گیا ہے۔

مرکزی انجمن کے صدر جناب ڈاکٹر عارف رشید ﷾ نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ انجمن خدام القرآن کی بنیاد دروسِ قرآن حکیم ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی دعوت کو والد محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے جس طرح اس شہر لاہور میں پھیلایا ہے اس کی کوئی اور مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ انجمن کی بنیاد مارچ 1972ء میں پڑی تھی اور ایک دستاویز تیار کی گئی تھی کہ ہم اعلیٰ علمی اور عوامی سطح پر قرآن کی بات کو لوگوں کے سامنے پیش کریں گے۔ نومبر 1972ء میں مزید 13 افراد شامل ہوئے اور 20 افراد پر مشتمل موسسین کا کیڈر وجود میں آیا۔ ان 20 موسسین میں سے اب صرف ایک ہی ہمارے سینئر ساتھی محترم ڈاکٹر یقین حیات ہیں' جو خرابی صحت کی وجہ سے آج نہیں آ سکے۔ گزشتہ سال کے دوران ہمارے دو محسنین ہمیں داغِ مفارقت دے گئے: ایک میرے چچا جناب وقار احمد اور دوسرے جناب قمر سعید قریشی۔ میں بھی 70 سال کی عمر پار کر چکا ہوں۔ دعا کیجیے کہ وہ کام جس کی بنیاد والد محترمؒ نے رکھی تھی اللہ ہمیں اسے جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آج کئی شہروں میں قرآن اکیڈمیز قائم ہو گئی ہیں' صرف کراچی میں پانچ اکیڈمیز موجود ہیں۔ والد محترم قرآن اکیڈمی لاہور کو تمام اکیڈمیوں کی ماں کہا کرتے تھے کہ بقیہ اکیڈمیز نے اسی کے بطن سے جنم لیا ہے۔ اگلے سال کے لیے بھی میں آپ سے تائید چاہتا ہوں کہ ہمارے جو ایکسٹرنل آڈیٹر ہیں (رحمان سرفراز رحیم اقبال رفیق چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس) جو ابتدا سے اب تک خالصتاً اعزازی طور پر یہ خدمات انجام دے رہے ہیں' انہی کو برقرار رکھا جائے۔ آپ تمام حضرات کا بہت شکریہ جو یہاں تشریف لائے۔

آخر میں صدر انجمن نے دعا کروائی اور پروگرام کا اختتام ہوا۔

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

ہماری رائے میں اسلامی بینکوں کے ٹریڈ بلز کی ڈسکاؤنٹنگ کے مذکورہ بالا طریقے اسی وقت حقیقی ''اسلامی'' بن سکیں گے جب کنوینشنل بینکوں کے سودی طریقے قانوناً ممنوع قرار پاجائیں گے اور بینکوں پر سے وہ پابندی ہٹادی جائے گی جس کی بنا پر بینک آج صرف ایک financial intermediary ہی بن سکتا ہے اور عملی طور پر تجارت نہیں کر سکتا۔ ایسی صورت میں بینک کسی KIBOR یا LIBOR کا پابند نہیں ہوگا بلکہ مارکیٹ میں مروّج تجارتی شرح منافع کے معیارات کا پابند ہوگا۔ اس لیے کہ اسلامی نظام میں بینک عملاً بھی تجارتی سرگرمیوں کا مرکز ہوگا۔

(جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1357 دن گزر چکے!

دعائے مغفرت

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

☆ حلقہ کراچی شمالی، نارتھ ناظم آباد کے مبتدی رفیق محترم خالد قریشی کی والدہ وفات پاگئیں۔ برائے تعزیت: 0345-3129778

☆ حلقہ فیصل آباد کے مقامی امیر محترم فیصل یعقوب کے والد وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0300-7616317

☆ حلقہ بہاولنگر، فورٹ عباس کے ملتزم رفیق محمد عباس کے والد وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0301-4786223

☆ رفیق تنظیمِ اسلامی اور شعبہ مطبوعات کے کارکن مرتضیٰ احمد اعوان کے تایا وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0312-4024677

☆ حلقہ کراچی وسطی، گلشن اقبال تنظیم کے ناظم بیت المال جناب محمد طاہر کے بہنوئی وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0333-3313221

☆ حلقہ کراچی وسطی، قرآن مرکز جوہر 1 کے ملتزم رفیق جناب شرف الدین حیدر کی اہلیہ وفات پاگئیں۔ برائے تعزیت: 0334-3311224

☆ حلقہ کراچی وسطی، بنوری ٹاؤن کے رفیق راؤ آفتاب احمد کے بھائی وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0317-3917581

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(1 تا 5 جنوری 2026ء)

جمعرات 01 جنوری: مرکزی اسرہ کے اجلاس کی آن لائن صدارت کی۔ رات کو لاہور آمد ہوئی۔

جمعۃ المبارک 02 جنوری: خطابِ جمعہ (اردو تقریر اور عربی خطبات) مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، ماڈل ٹاؤن لاہور میں ارشاد فرمائے اور جمعہ کی نماز پڑھائی۔ دوپہر کو شعبۂ سمع و بصر کے اجلاس کی صدارت کی اور شام کو پروگرام ''امیر سے ملاقات'' کی ریکارڈنگ کروائی۔ بعد نمازِ عشاء شعبۂ زکوٰۃ و انگریزی کے اجلاس کی صدارت کی۔

ہفتہ 03 جنوری: صبح شعبہ تعلیم و تربیت کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعد ازاں قرآن آڈیٹوریم میں کلیۃ القرآن کے فاضلین درس نظامی کی تقریبِ تقسیم اسناد میں شرکت اور گفتگو کی۔ دوپہر کو شعبۂ نشر و اشاعت کے اجلاس اور شام کو شعبۂ رابطہ، قانونی و انتظامی امور کے اجلاسوں کی صدارت کی۔

اتوار 04 جنوری: دوپہر کو ماہِ رمضان المبارک اور دورۂ ترجمۂ قرآن کے حوالہ سے چند مختصر ریکارڈنگز کروائیں۔ بعد نمازِ مغرب جامع مسجد، ڈریم گارڈن میں مرکزی ناظم شعبہ سمع و بصر آصف حمید صاحب کے صاحبزادے کا نکاح پڑھایا اور اس موقع پر تذکیری گفتگو کی۔

پیر 05 جنوری: صبح کو شعبۂ نظامت کے اجلاس کی صدارت کی۔ نمازِ ظہر سے متصل مہتمم جامعہ اشرفیہ مولانا فضل الرحیم اشرفی صاحب کے جنازہ میں شرکت کی۔ شام کو کراچی روانگی ہوئی۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور دیگر تنظیمی امور انجام دیئے۔ متفقہ ترجمہ و نصابِ قرآنی کے حوالہ سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ معمول کی کچھ ریکارڈنگز کرائیں۔ گھریلو اسرہ کا اہتمام جاری ہے۔ الحمدللہ!

جامعہ اشرفیہ لاہور کے مہتمم محترم حافظ فضل الرحیم اشرفی کی رحلت

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

محترم حافظ فضل الرحیم صاحب کی وفات علم و عمل کے ایک روشن چراغ کے بجھ جانے کے مترادف ہے جو پوری اُمتِ مسلمہ کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی اشاعتِ دین اور دینی علوم کی ترویج کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی دینی خدمات کو قبول فرمائے، ان کے درجات بلند کرے، انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین یا رب العالمین!

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاَدْخِلْہُ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْہُ حِسَابًا یَّسِیْرًا

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ کراچی وسطی، گلشن اقبال تنظیم کے ناظم تربیت محترم محمد نعمان احمد ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں ایڈمٹ ہیں۔ برائے بیمار پرسی: 0336-3085562

اللہ تعالیٰ تمام بیماروں کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی بیماروں کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

اخبارِ اسلام

غزہ: اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- اسرائیلی چینل 12 کے مطابق وزیرِ اعظم بنیامین نیتن یاہو اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے درمیان اس بات پر اتفاق ہوا ہے کہ غزہ سے متعلق منصوبے کے دوسرے مرحلے کی جانب پیش رفت ییلو لائن کے اندر رہتے ہوئے کی جائے گی۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ غزہ کی تعمیرِ نو کا آغاز رفح سے کیا جائے گا، جو اس وقت اسرائیلی فوج کے کنٹرول میں ہے، جبکہ حماس کو غیر مسلح کرنے سے قبل ہی تعمیرِ نو کے عمل کو شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔
- اسرائیلی حکومت کی جانب سے حرمِ ابراہیمی کے صحن پر چھت تعمیر کرنے کی منظوری انتہائی خطرناک فعل ہے، جو نہ صرف بین الاقوامی قانون کی کھلی خلاف ورزی ہے بلکہ یونیسکو کی اُن قراردادوں سے بھی متصادم ہے جن کے تحت حرمِ ابراہیمی کو خطرے سے دوچار عالمی ثقافتی ورثہ قرار دیا گیا ہے۔
- گلوبل صمود فلوٹیلا نے سرکاری طور پر مصری حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ زمینی قافلے کو جنوبی غزہ میں رفح گزرگاہ سے داخل ہونے کی اجازت دے کیونکہ غزہ شدید مشکل حالات کا سامنا کر رہا ہے، خصوصاً سردیوں میں انسانی بحران مکمل طور پر آخری حدوں کو چھو رہا ہے۔
- غزہ شہر کے مشرقی علاقوں اور وسطی غزہ میں واقع دیر البلح کے اطراف میں اسرائیلی فضائی حملے کیے گئے ہیں، جہاں قابض افواج کی موجودگی بتائی جا رہی ہے۔
- افریقی اتحاد کی امن و سکیورٹی کونسل نے قابض اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر 'صومالی لینڈ' کو تسلیم کرنے کے فیصلہ کو واپس لے، کیونکہ یہ اقدام وفاقی جمہوریہ صومالیہ کی خودمختاری اور اس کی سرزمین کی سالمیت کی کھلی خلاف ورزی ہے اور کونسل افریقی ممالک کی وحدت یا ان کی بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ حدود کو نقصان پہنچانے والے کسی بھی اقدام کو سختی سے مسترد کرتی ہے۔
- فلسطینی مزاحمت کے عظیم ترجمان اور نقاب پوش سالار شہید ابوعبیدہ کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے نیشنل پریس کلب اسلام آباد کے سامنے ایک پُرامن اور علامتی احتجاجی مظاہرہ منعقد کیا گیا۔
- تحریکِ حماس کے مغربی کنارے میں شیخ القائد صالح العاروریؒ کی شہادت کی دوسری برسی کے موقع پر سربراہ، مجاہد بھائی زاہر جبارین نے کہا ہے کہ شیخ صالح العاروریؒ فلسطین کا وفادار فرزند اور مغربی کنارے کا سچا بیٹا تھا، انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر مزاحمتی منصوبے میں مغربی کنارے کے مرکزی کردار کو از سرِ نو اجاگر کیا، کیونکہ وہ اس یقین پر قائم تھے کہ یہ زمین کبھی خاموش نہیں ہو سکتی اور نہ ہی ظلم و جبر کے باوجود ہتھیار ڈال سکتی ہے۔
- امیر تنظیمِ اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ نے کہا ہے کہ قابض اسرائیل کا ابوعبیدہ سمیت حماس کے کئی مجاہدین کو شہید کر دینا بدترین درندگی ہے۔ مسلم ممالک کسی ایسے منصوبے کا حصہ نہ بنیں جس سے ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کو تقویت حاصل ہو۔
- قابض اسرائیلی افواج نے مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوبی شہر الخلیل کے علاقے مسافر یطا میں واقع التوانۃ بستی پر دھاوا بول دیا۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **بیت المقدس: ڈرائیور نے تیز رفتار بس آرتھوڈوکس یہودی مظاہرین پر چڑھادی:** مقبوضہ بیت المقدس میں ڈرائیور نے تیز رفتار بس آرتھوڈوکس یہودی مظاہرین پر چڑھادی جس کے نتیجے میں ایک شخص ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔ واقعہ کے بعد ڈرائیور کو گرفتار کر لیا گیا۔ خیال رہے کہ آرتھوڈوکس یہودی فوج میں لازمی بھرتی کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔
- **ترکیہ: ترک صدر کی توہین پر سیاسی رہنما کو 17 ماہ قید:** ترک سیاستدان صلاح الدین دمیرتاش کو صدر رجب طیب اردگان کی توہین کے الزام میں 17 ماہ قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ صلاح الدین دمیرتاش کرد سیاست میں نمایاں اور مقبول رہنما رہے ہیں۔
- **آذربائیجان: غزہ امن مشن میں فوج بھیجنے سے انکار:** صدر الہام علیوف نے اعلان کیا ہے کہ وہ ملک کے باہر کسی بھی فوجی کارروائی میں حصہ لینے پر غور نہیں کر رہے۔ اُن کا ملک کسی بھی قسم کے امن فوجی مشن میں حصہ نہیں لے گا، جس میں غزہ کے لیے بین الاقوامی امن فورس بھی شامل ہے۔
- **ایران: مہنگائی کے خلاف احتجاج پر امریکی مداخلت پر ایرانی ردعمل:** ایران میں مہنگائی کے خلاف تہران سے شروع ہونے والے مظاہرے 40 شہروں تک پھیلنے کے بعد احتجاجی لہر کے دوران شہریوں کو انٹرنیٹ کی فراہمی میں شدید مشکلات کا سامنا رہا۔ وزیر اطلاعات ستار ہاشمی نے بتایا کہ ایران نے بڑے سائبر حملوں میں سے ایک کو ناکام بنایا ہے۔ مہنگائی کے خلاف عوامی احتجاج پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے دیئے گئے بیان پر ایرانی قیادت کی جانب سے سخت ردعمل دیا گیا ہے۔ سپریم لیڈر سید علی خامنہ ای کے مشیر علی شمخانی نے خبردار کیا ہے کہ ایران کی سلامتی کی طرف بڑھنے والا ہر مداخلت پسند ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ ایران کے اندرونی معاملات میں امریکی مداخلت پورے خطے کو عدم استحکام سے دوچار کر دے گی اور امریکا کے مفادات کو نقصان پہنچائے گی۔ سپریم لیڈر نے کہا کہ احتجاج کرنا مناسب ہے لیکن احتجاج اور شرپسندی میں فرق ہوتا ہے۔ ایرانی چیف جسٹس غلام حسین محسنی نے واضح کیا ہے کہ ملک میں بدامنی اور انتشار پھیلانے والوں کے ساتھ اب کسی قسم کی نرمی نہیں برتی جائے گی۔
- **وینزویلا پر امریکی حملے کی مذمت:** دنیا بھر میں امریکی حملے کو وینزویلا کی قومی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے سلامتی کونسل سے فوری کارروائی کرنے اور ذمہ داروں کو جواب دہ ٹھہرانے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ خیال رہے کہ امریکی جنگی طیاروں نے کارروائی کرتے ہوئے وینزویلا کے صدر مادورو اور اہلیہ کو گرفتار کر کے امریکہ پہنچا دیا ہے۔ امریکی ڈیلٹا فورس نے وینزویلا کے دارالحکومت کاراکاس میں اہداف کو نشانہ بنایا، فوجی ہیڈ کوارٹرز پر بھی حملہ کیا۔ امریکی اٹارنی جنرل پام بوانڈی نے وینزویلا کے صدر اور ان کی اہلیہ پر امریکا میں قائم مقدمات کی تفصیلات جاری کرتے ہوئے بتایا کہ نکولس مادورو اور ان کی اہلیہ پر منشیات اور دہشت گردی سمیت امریکا کے خلاف استعمال کے لیے ہتھیاروں کے حصول کی سازش کے الزامات ہیں۔
- **یمن: عالمِ دین شیخ علی الثنانی دورانِ تدریسِ قرآن انتقال کر گئے:** قرآن کے معروف معلم اور عالمِ دین شیخ ڈاکٹر علی محمد الثنانی قرآن کی تدریس کے دوران اچانک انتقال کر گئے۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

The US' Capture of Maduro Exposed the Reality of Great Power Geopolitics

By Andrew Korybko

The US' astoundingly successful "special military operation" in Venezuela, which aimed only at regime tweaking at this stage and not regime change like some mistakenly believe, has prompted a flurry of reactions from governments across the world. Venezuela's strategic Russian and Chinese partners predictably condemned the US' capture of President Nicolas Maduro while the US' EU junior partner released a statement that lacked any criticism of the US but also didn't endorse its actions either.

Therein lies the hypocrisy that was just exposed by the US' "special military operation" in Venezuela since the EU would have certainly condemned Russia's hypothetical capture of Zelensky in the harshest language possible and the whole world would have turned upside down if Netanyahu was to be arrested by the International Criminal Court (ICC) for war crimes and crimes against humanity perpetrated by Israel in Gaza and beyond. Their implied excuse for these double standards towards the US' capture of Maduro is that he's illegitimate, but Russia now deems Zelensky to be illegitimate and so does the ICC regarding Netanyahu.

At the end of the day, Big Powers like the US (which is arguably still a superpower even if it was hitherto in decline till Trump's return to office) always pursue their perceived interests but cloak them in the language of international law or norms, which is more palatable for the global public. The US previously relied on the "rules-based order" concept to justify its actions abroad, but this was eventually exposed by Russian media as pure hypocrisy, ergo why Trump 2.0 didn't employ it this time.

Rather, it boldly explained how the US intends to restore its "sphere of influence" over the Americas in accordance with the new National Security Strategy (NSS), thus representing a Hyper-Realist approach in the sense of explicitly embracing the pursuit of power as a goal instead of denying it like before. As the NSS portrays it, this "sphere of influence" is meant to ensure the US' national security interests and prosperity, which is similar to what Russia aims to achieve in Ukraine through its own special operation.

Without the power that comes from the US restoring its "sphere of influence" over what it calls its "backyard" or Russia restoring its own over what it calls its "Near Abroad", they'd remain exposed to a panoply of threats from their rivals, including economic ones that could reduce their people's prosperity. Correspondingly, Great Powers therefore also try to undermine their rivals in their respective "sphere of influence", which they perceive as a means towards giving them leverage or at least an edge over them.

This is the reality of Great Power geopolitics, which has up till now been covered up with rhetoric about "democracy", "international law", and/or the "rules-based order", but the US is no longer playing these mind games. Ideally, it'll finally behave as a "benign hegemon" that still profits from those within its sphere (but not as excessively as before) and also genuinely provides for their security, since this Putin-pioneered model is the most sustainable way to ensure stability within a Great Power's region.

The US' history of "malign hegemony" led to the anti-hegemonic movements that arose in the Americas so repeating the same policy will inevitably lead to the same result and consequently harm the US' Great Power interests. It's premature to predict whether Trump 2.0 will take a page from Putin's model of "benign hegemony", but regardless of one's opinion about Venezuela, it's still refreshing that the US just exposed the reality of Great Power geopolitics since no one needs to keep up the charade any longer.

Link: https://www.globalresearch.ca/us-capture-maduro-great-power-geopolitics/5911173

About the Author: Andrew Korybko is an American Moscow-based political analyst specializing in the relationship between the US strategy in Afro-Eurasia, China's One Belt One Road global vision of New Silk Road connectivity, and Hybrid Warfare. He is a regular contributor to Global Research.

Vol: 35 Regd. No. C.P.L NO.114 No.02

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore